فہرست

پیش لفظ		ص۳
حروفِ تہجی کو عربی طرز پر پڑھنے کے فوائد		ص۵
پہلا سبق	(حروفِ تہجی کا عربی تلفظ)	ص۶
دوسرا سبق	(مرکب حروف)	ص۹
تیسرا سبق	(حرکات کی پہچان)	ص۱۱
چوتھا سبق	(متحرک حروف)	ص۱۲
پانچواں سبق	(متحرک حروف کی ملی جُلی مشق)	ص۱۴
چھٹا سبق	(دو حروف کو اکٹھا ملا کر پڑھنا)	ص۱۵
ساتواں سبق	(تین حروف کو اکٹھا پڑھنا)	ص۱۸
آٹھواں سبق	(متحرک حروف کو ساکن حرف کے ساتھ ملانا)	ص۲۱
نواں سبق	(حروفِ قلقلہ)	ص۲۲
دسواں سبق	(حروفِ قلقلہ اور دیگر حروف کی ملی جُلی مشق)	ص۲۳
گیارہواں سبق	(گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)	ص۲۴
بارہواں سبق	(متحرک حروف کو حروفِ مدہ کے ساتھ پڑھنا)	ص۲۵
تیرہواں سبق	(حروفِ لین)	ص۲۸
چودہواں سبق	(حروفِ مدہ و لین کی ملی جُلی مشق)	ص۲۹
پندرہواں سبق	(گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)	ص۳۰
سولہواں سبق	(حروفِ مدہ کی قائمقام حرکات)	ص۳۳
سترھواں سبق	(ملتی جلتی آواز والے حروف میں امتیاز کرنے کی مشق)	ص۳۵
اٹھارہواں سبق	(تنوین)	ص۳۶
انیسواں سبق	(نون ساکن، نون تنوین میں اظہار)	ص۳۸
بیسواں سبق	(نون ساکن یا تنوین میں اخفاء)	ص۳۹

اکیسواں سبق	(گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)	ص ۴۰
بائیسواں سبق	(تشدید)	ص ۴۳
تئیسواں سبق	(زائد حروف اور خالی دندانے)	ص ۴۵
چوبیسواں سبق	(گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے بعض قواعد کا اعادہ)	ص ۴۷
پچیسواں سبق	(ادغام۔ یعنی ایک حرف کا دوسرے میں ملنا)	ص ۴۸
چھبیسواں سبق	(حروف جن پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں)	ص ۵۳
ستائیسواں سبق	(گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)	ص ۵۵
اٹھائیسواں سبق	(مدات)	ص ۵۹
انتیسواں سبق	(بعض مشکل الفاظ پر مشتمل آیات کے ٹکڑے)	ص ۶۱
تیسواں سبق	(وقف کے طریق)	ص ۶۳
اکتیسواں سبق	(ہمزہ وصلی)	ص ۶۷
بتیسواں سبق	(تنوین کا ہمزہ وصلی کے ساتھ پڑھنا)	ص ۶۸
تینتیسواں سبق	(فتحہ کے بعد الف زائد)	ص ۷۰
چونتیسواں سبق	(وقف، وقفہ، سکتہ، امالہ)	ص ۷۲
تتمہ	(تلاوت کے چار انداز ۱۔ تحقیق ۲۔ حدر ۳۔ تدویر ۴۔ ترتیل)	ص ۷۵

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے راقم کو ایک عرصہ سے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی توفیق مل رہی ہے مردوں، عورتوں، بچوں، بڑی عمر کے، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر طبقے کے افراد سے مجھے واسطہ پڑا۔ ان میں جن لوگوں نے قرآن کریم ناظرہ پڑھا ہوا تھا، ان کی غالب اکثریت ایسی نظر آئی کہ اول تو روانی سے تلاوت نہ کر پاتے تھے اور اگر کسی نے بہت محنت اور مدتِ مدید کے بعد تلاوت میں روانی پیدا کر بھی لی تو تلفظ ایسا غلط ہوتا کہ طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہماری اس بنیادی کمزوری کی طرف توجہ دلائی ہے اور اسکو دور کرنے کیلئے ایک عظیم الشان مہم کے آغاز کی ہدایت فرمائی ہے۔

ہماری جماعت میں صحت کے ساتھ قرآن نہ پڑھ سکنے کے مسئلہ پر غور کرتے ہوئے خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا کہ دراصل ہمارے ہاں طریقِ تدریس اور ذریعۂ تدریس میں بنیادی سقم ہے۔ ہمارے ہاں قرآن کریم پڑھانے کیلئے اردو، فارسی لہجے کو رائج کر دیا گیا ہے۔ اس سے بچہ اردو تو سیکھ جاتا ہے مگر عربی تلفظ اور قراءت میں روانی دونوں متاثر ہوتی ہیں خوش الحانی تو صحتِ لفظ اور روانی کے بعد کا مرحلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم، جماعت احمدیہ کے افراد ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں، ہم نے غیر اقوام کو قرآن سکھانا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اوّل ہم خود صحتِ تلفظ، روانی اور خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا سیکھیں۔

قرآن کریم میں ایک خاص قسم کا صوتی حسن وجمال پایا جاتا ہے۔ یہ حسن ایک خاص انداز اور اسلوب کا حامل ہے جو نغمگی سے معمور ہوتا ہے۔ اس کا یہ صوتی حسن اور نغمگی اس کے ایک حرف کے دوسرے حرف کے ساتھ خاص طرز پر ملنے اور ایک لفظ کے دوسرے لفظ میں مخصوص ربط اور وقف وابتداء کے خاص انداز سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے حروف کو ایک

اخفاء سے پڑھنا ہوتا ہے، کہیں اظہار سے، کبھی ادغام ہوتا ہے تو کبھی ایک حرف دوسرے حرف سے خاص تعلق کے باوجود علیحدہ ادا کیا جاتا ہے، کبھی اقلاب ہوتا ہے کبھی ابدال۔ کہیں حرف سرعت سے ادا ہوتا ہے کہیں تراخی سے۔ یہ سب امور مل کر کلام کے صوتی جمال کو ظاہر کرتے اور نغمگی پیدا کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ لہجہ اور ادا بھی متناسب ہو تو تلاوت کرنے اور سننے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

قاعدہ ترتیل القرآن میں ان امور کو اصطلاحوں کے استعمال سے بچتے ہوئے آسان الفاظ میں پیش کیا گیا ہے اور اس کے مطابق مشقیں قرآنی الفاظ و آیات سے دی گئی ہیں۔

بعض حروف میں اظہار، اخفاء اور غُنّہ کی مشق والے حروفِ قلقلہ، نون ساکن اور نون تنوین میں اظہار و اخفاء والے اسباق شاید بعض قارئین کو زائد از ضرورت محسوس ہوں لیکن تلاوت میں سلاست اور روانی کیلئے یہ اسباق ضروری ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

اَبُوْ لَوْذَع

حروفِ تہجی

حروفِ تہجی کو عربی طرز پر پڑھنے کے فوائد

۱۔ قرآن کریم ارشاد باری تعالیٰ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ (کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں ہے) کا مصداق ہے اور سیدِ ولدِ آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ یعنی قرآن کریم کو عربوں کی طرز پر پڑھو کے ماتحت حق رکھتا ہے کہ عربی طرز پر ہی پڑھا جائے۔ حروفِ تہجی کو عربی طرز پر پڑھنے سے آغاز ہی سے بچے کا ذہن اس امر کے لئے تیار ہو جائے گا۔

۲۔ کہتے ہیں کہ تین حرکات میں سے زبر (فتحہ) اَخَفُّ الحرکات ہے یعنی ادائیگی کے لحاظ سے آسان ترین ہے اور پھر زبر کے بعد الف ہو تو یہ حرف کی ادائیگی کو مزید واضح اور آسان بنا دیتا ہے۔ عربی طرز میں بیشتر حروف زبر + ا سے ادا ہوتے ہیں اسلئے وہ حروف جن کی آوازیں ملتی جلتی ہیں ان میں فرق سمجھنا اور فرق کر کے پڑھنا بہت آسان ہو جاتا ہے مثلاً ح ۔ ہ کو عربی طرز پر حَا ۔ ھَا پڑھیں گے اور دونوں میں فرق کرنا بہت آسان ہو گا۔

۳۔ عربی طرز پر پڑھنے سے تیسرا فائدہ یہ ہو گا کہ ابتداء ہی سے پڑھنے والے کا مزاج عربی بننا شروع ہو جائے گا اور عربی زبان سے طبیعت مانوس ہونی شروع ہو جائے گی

حروفِ تہجی شروع کرنے سے پہلے چھوٹے بچوں کو نقطوں پر مشتمل حسب ذیل مشق کروا دیں۔

پہلا سبق

(حروفِ تہجی کا عربی تلفظ)

ا	ء	ب	ت	ث	ج	ح
اَلِفْ	هَمْزَةْ	بَا	تَا	ثَا	جِيْمْ	حَا
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
خَا	دَالْ	ذَالْ	رَا	زَا	سِيْنْ	شِيْنْ
ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
صَادْ	ضَادْ	طَا	ظَا	عَيْنْ	غَيْنْ	فَا
ق	ك	ل	م	ن	و	ه
قَافْ	كَافْ	لَامْ	مِيْمْ	نُوْنْ	وَاوْ	هَا
			ي			
			يَا			

مشق

ا	ا	ء	ء	ا	ء	ا
ه	ه	ء	ه	ا	ء	ه
ع	ع	ح	ع	ح	ح	ع

ح غ غ خ غ خ خ

غ خ ع غ ح ا ء

ه ع ح غ خ ق ق

ك ق ك ك ج ج ش

ج ش ش ج ي ي ش

ي ك ق ج ي ض ض

ق ش ض ق ض ي ك

ا ء ه ع ح غ خ

ج ش ي ل ل ن ل

ن ن ر ر ل ر ن

ر ض ل ن ر ط ط

د ط د د ت ت د

ط ت ط د ت ظ ظ

ط ت ط د ت ظ ظ

ذ ظ ذ ذ ث ذ ث

ث ض ا ء ه ع ح

ظ ض ظ ذ ظ ض ث

غ خ ق ك ج ش ي

ض ل ن ر ط د ت

ظ ذ ث ز ز س ز

س س ص ز ص ص ز

س ص ف ف و ف و

و ب م م ب ب م

م ف و ب م ن ل

ا ء ه ع ح غ خ

ق ك ج ش ي ض ل

ن ر ط د ت ظ ذ

ث ز س ص ف و ب

ا ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش ص

ض ط ظ ع غ ف ق

ك ل م ن و ه ء

ي

دوسرا سبق (مُرَکَّب حُروف)

اس سبق میں طالب علم کو صرف یہ سمجھنا ہے کہ حروف جب ملا کر لکھے جاتے ہیں تو ان کی شکل میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ حروف کو آپس میں ملا کر کس طرح لکھا جاتا ہے۔ حرف شروع میں ہوگا تو کیا شکل ہوگی، دو حرف کے درمیان آئے گا تو کس طرح کا ہوگا، آخر میں اسکی کیا شکل ہوگی۔ پڑھنے کے لحاظ سے اس سبق میں ہر حرف کو علیحدہ علیحدہ ہی پڑھنا ہے۔

عربی حروفِ تہجی میں سے پڑھنے میں بعض موٹے ادا ہوتے ہیں اور بعض باریک۔ موٹے پڑھے جانیوالے حروف کم ہیں جو درج ذیل ہیں خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ۔ حرف " ر " کبھی موٹا پڑھا جاتا ہے کبھی باریک۔ حروف تہجی پڑھتے ہوئے " ر " کو موٹا ادا کرنا ہے۔ ان کے علاوہ باقی حروف کو باریک ادا کرنے میں پوری احتیاط برتی جانی چاہئیے۔

مُرَکَّب حُروف کی مَشْق

ه   ا   ها   هه   ئه   عع

هع   هح   خا   خه   هخ   غغ

هغ   خع   غا   قخ   حق   عق

حك   كا   قك   كه   غق   كع

كح   كق   قج   جش   ئهعحغخ

قك   جشي   ضك   جض   صل   لص

لا   كل   كا   لي   يي   لا

لل   لا   عا   ئن   ني   ضن

نر   هن   لر   شا   كر   لر

حا	حخ	حي	ير	عر	يه

ئهعحغخا	قلكجشيصلنر	طه	خط

طن	قط	جط	طل	شط	عد
طد	طن	ند	لت	تد	يد
ت	ة	ة	تـه	ة	تـة
تر	ة	خة	هة	تي	يت
كد	ضة	تل	لة	ظي	شظ
ظة	هظ	ضظ	هذ	عذ	ظز

تیسرا سبق
(حرکات کی پہچان)

حرکات کو حروف پر لکھ کر بھی سکھایا جا سکتا تھا مگر ہم نے چونکہ جوڑ کر کے پڑھنے مثلاً بَ + فتحہ = بَ پڑھنے کی بجائے طالبعلم کو رواں پڑھنے کی عادت ڈالنی ہے اس لئے حرکات کی پہچان کا سبق علیحدہ رکھا ہے۔ لہذا یہاں اچھی طرح سمجھ لیا جائے کہ اوپر چھوٹا سا خط "ــَــ" فتحہ کہلاتا ہے۔ ایک طرف سے گولائی میں مڑا ہوا خط "ــُــ" ضمہ کہلاتا ہے اور نیچے چھوٹا سا خط "ــِــ" کسرہ کہلاتا ہے۔

نوٹ: حرکات کی پہچان کی مشق کرتے ہوئے صرف حرکات کے نام لئے جائیں اوپر یا نیچے کہنے کی ضرورت نہیں۔

مشق

ـَـ ـُـ ـَـ ـُـ ـِـ ـِـ

ـَـ ـُـ ـَـ ـِـ ـَـ ـِـ

ـُـ ـُـ ـَـ ـِـ ـُـ ـَـ

ـَـ ـُـ ـَـ ـُـ ـِـ ـَـ

چوتھا سبق (مُتَحَرِّک حُرُوف)

حرکات کی پہچان گزشتہ سبق میں کروادی گئی ہے۔ جس حرف پر کوئی حرکت ہو اُسے "مُتَحَرِّک" حرف کہتے ہیں۔ اس سبق میں آپ کو صرف یہ سیکھنا ہے کہ متحرک حروف کی آواز کیسی ہوگی

فتحہ : جس حرف پر یہ علامت ہو اسکو پڑھنے کیلئے تھوڑا سا منہ کُھلے گا آواز سیدھی ہوگی (بَ)؟

ضَمَّہ : جس حرف پر یہ علامت ہو اسکو پڑھنے کیلئے لب گول ہوں گے آواز آگے کو ہوگی (بُ)

کسرہ : جس حرف پر یہ علامت ہو اسکو پڑھتے ہوئے مُنہ کُھلے گا آواز نیچے کو ہوگی (بِ)۔

احتیاط : متحرک حروف کو پڑھتے ہوئے صرف اتنا وقت دیں جتنا ایک نقطہ لگانے میں صرف ہوتا ہے۔ آواز قطعاً لمبی نہ ہو اور حرف کو چستی سے ادا کیا جائے حرف ڈھیلا ڈھالا نہ ہو۔

نوٹ : الف پر کوئی علامت آجائے تو پڑھنے کے لحاظ سے یہ الف نہیں رہتا بلکہ ہمزہ بن جاتا ہے۔

مشق

(۱): مفتوح حرف یعنی فتحہ والے حرف کو پڑھتے ہوئے مُنہ تھوڑا سا کُھلے آواز سیدھی ادا ہو مگر لمبی نہ ہو۔

اَ ءَ هَ اَ عَ ءَ حَ غَ حَ خَ

غَ قَ خَ كَ قَ جَ كَ شَ جَ يَ

شَ ضَ يَ لَ ضَ نَ لَ رَ نَ طَ

رَ دَ طَ تَ دَ ظَ تَ ظَ ذَ ثَ

ذَ زَ ثَ سَ زَ صَ سَ فَ صَ وَ

وَ فَ بَ وَ مَ

(ب) : مضموم حرف یعنی ضمہ والے حرف (اُ) کی آواز لبوں کو گول کرتے ہوئے آگے کی طرف (اُ) ادا کی جائے۔ آواز چھوٹی ادا ہو۔

اُ ءُ اُ هُ ءُ عُ هُ حُ غُ خُ

غُ قُ خُ كُ قُ جُ كُ شُ جُ يُ

شُ ضُ يُ لُ ضُ نُ لُ رُ نُ طُ

رُ دُ طُ تُ رُ ظُ تُ ذُ ظُ ثُ

ذُ زُ ثُ سُ زُ صُ سُ فُ صُ وُ

فُ بُ مُ

(۳) مکسور حرف یعنی کسرہ والے حرف (اِ) کی آواز نیچے کی طرف (اِ ↓) ادا ہو
آواز چھوٹی ہو۔

اِ عِ ہِ اِ عِ حِ عِ غِ حِ

خِ غِ قِ خِ کِ قِ جِ کِ شِ جِ

یِ شِ ضِ یِ لِ ضِ نِ لِ رِ لِ

طِ رِ دِ طِ تِ دِ ظِ تِ ظِ ذِ

ثِ ذِ زِ ثِ سِ زِ صِ سِ فِ صِ

وِ فِ بِ وِ مِ بِ مِ

پانچواں سبق (متحرک حروف کی ملی جلی مشق)

۱۔ اس سبق کی مشق کرتے وقت متحرک حرف کو صرف اتنا وقت دیں جتنا ایک نقطہ لگانے میں صرف ہوتا ہے۔ یعنی حرف سرعت اور چستی سے ادا ہو ڈھیلا ڈھالا ادا نہ ہو۔ ۲۔ مضموم یعنی ضمہ والے حرف کو آگے کی طرف (بُ ←) اور مکسور یعنی کسرہ والے حرف کو نیچے کی طرف دبا کر ادا کریں۔ ۳۔ ہر حرف علیحدہ پڑھیں ایک سانس میں ایک سے زائد حرف نہ پڑھیں تا ابتدا ہی سے سانس پر ضبط حاصل ہو۔

مشق

اَ اِ اُ ءِ ءُ ءَ ہَ ہُ ہِ

عَ عِ عُ عَ حَ حُ حِ حَ غَ

غُ غِ خِ خَ خُ قُ قِ قَ كَ

كِ كُ جُ جَ جِ شَ شُ شِ يُ

يِ يَ ضَ ضِ ضُ لِ لُ لَ نُ

نَ نِ رَ رُ رِ طِ طُ طَ دُ

دِ دَ تُ تَ تِ ظَ ظِ ظُ ذُ

ذِ ذَ ثُ ثَ ثِ زِ زُ زَ سِ

سَ سُ صَ صِ صُ فِ فُ فَ وُ

وَ وِ بَ بُ بِ مِ مُ مَ

چھٹا سبق

(دو حروف کو اکٹھا پڑھنا)

اس سبق میں دو دو حروف اکٹھے دیئے گئے ہیں انکو اکٹھا ہی پڑھیں۔ کوئی ایک حرف بھی

ڈھیلا یا لمبا نہ ہو۔ دونوں کو ایک آواز سے پڑھیں۔ بیچ میں آواز رُکنی یا ٹوٹنی نہیں چاہیئے۔
آواز کے اعتبار سے ہر حرف علیحدہ سنائی دے مثلاً "لَاُ" کو لاؤ "جُاِ" کو جوئے "شُعِ" کو شوئے نہ پڑھیں۔ ہمزہ یا عین کی آواز پچھلے حرف کی آواز سے مل کر ادا نہ ہو بلکہ نمایاں طور پر علیحدہ ہو۔ ایک سانس میں دو۲ حرف ہی پڑھیں۔

مشق

اَبَ اُبُ اِبِ ئِقَ ئُقُ

ئُقِ قِاَ لَاُ جِاَ جُاِ

هُمِ هِمَ مَهُ تِهَ هَةِ

بَهُ بِهَ هُوَ بُهِ بَةُ

عَفَ شُعِ عُفِ شَعُ حُوَ

حَوَ جِوُ ثِحَ جُحُ ثَحَ

غَنَ ظَغُ غِنُ ظِغَ خُطِ

جُخَ خِةُ خِيُ خُيُ خِرَ

رَخُ قَلَ كَلَ قِلُ رِكَاُ

صُقَ صَقِ صِقُ ضَكَ ضَكِ

ضِكُ	جُاَ	لَجِ	جِاُ	جُثَ
شُعِ	شِعَ	نَشُ	نُشِ	نَخِيَ
يُغُ	تِيَ	نِيُ	ضَعَ	لِضَ
ضَكِ	كُضِ	كِلُ	لِاُ	ئِلَ
لَاِ	غُنِ	نِذُ	نُاِ	لَرَ
فُرِ	رَوَ	رِمَ	اِرَ	طَلَ
هُطِ	طَبِ	هِطُ	دَذَ	نِدُ
دِذُ	عِدِ	حَتِ	تَطَ	خِتُ
شَتِ	تِثُ	سُتَ	كِتُ	ظَرَ
يَظَ	ظُاَ	يِظُ	ظِحَ	لَذَ
ذَاُ	لُذِ	بَثِ	ثِتُ	ثِحُ
ثُطِ	غِذَ	زِرَ	رُزِ	زِهَ
سُاِ	لِسَ	سَعِ	خِسَ	صُنَ

عَصَ　صَرُ　صَحَ　اَفَ　لُفِ

فَاُ　عِفُ　عُفِ　وَلَ　لِوُ

رَدَ　وُذَ　اَبَ　تُبُ　بَبِ

لِبُ　بَاَ　بِهَ　بُهِ　بَةُ

بُتِ　مُذِ　حِمَ　مَعَ　لَمِ

ساتواں سبق (تین حروف کو اکٹھا پڑھنا)

اس سبق میں تین حروف اکٹھے دیئے گئے ہیں۔ تینوں حروف کو اکٹھا اور ایک آواز میں پڑھیں۔ نہ تو آواز درمیان میں ٹوٹے اور نہ ہی کوئی حرف دبے۔ بلکہ تینوں حروف برابر سنائی دیں۔ الفاظ کے درمیان مناسب وقفہ دے کر پڑھیں۔

فَعَلَ　فَعُلُ　فِعِلِ　فُعِلَ

سَمِعَ　سُمِعَ　جَمَعَ　جُمِعَ

مَكَثَ　اَمَرَ　حَمِدَ　حُمِدَ

مَلَاَ　مُلِاَ　اُمِرَ　عَرَضَ

عُرِضَ　بَلَدِ　مَعَكَ　اِرَمَ

نُفِخَ	بَرِقَ	خَسَفَ	مَـئُـذَ
ذُكِرَ	ذَكَرَ	قَتَلَ	قُتِلَ
سَاَلَ	سُاِلَ	لِكُاَ	نُكِـاَ
كِلاُ	كِلِلِ	فِئَةُ	اَجَلَ
رَجُلُ	نَذَرَ	نُذِرَ	رَحِمَ
رُحِمَ	نَعِدُ	نُعِدُ	ئُكَةُ
دُبُرِ	رَضِيَ	وَهِيَ	وَهُوَ
بَقَرَ	مَحَقَ	صَعِقَ	عَلِمَ
رَزَقَ	حَسِبَ	قَلَمَ	مَلَاِ
لِلاُ	كُفِرَ	اَمَةُ	سُقِطَ
مَلَاُ	رَهَبَ	رَغِبَ	كَرُمَ
وَصَفَ	يَصِفُ	وَهَبَ	يَهَبُ
وَزَنَ	يَزِنُ	زِنَةُ	مَرِضَ

مَلِكٌ	وَلِيَ	جَبَرَ	جَذَبَ
فَلَقِ	خَلَقَ	رَطْبٌ	صَرَمَ
قَبَرُ	بَطَلَ	رُزِقَ	طَعِمَ
رَمَزَ	زُمُرُ	سِنَةٌ	اَخَذَ
شَفِعَ	قَرَعَ	طَرَقَ	لَعِقَ
عَلَقِ	عِدَةٌ	لَعِبَ	صِفَةٌ
صُبِغَ	لَغُبَ	غَلَبَ	حَتَمَ
وَبُلَ	هَطَلَ	صَرَفَ	سَلَطَ
مَقُتَ	مَزَحَ	هَمَزَ	رُجِمَ
رَأَفَ	جُلِدَ	شَهِدَ	زَبَدُ
بَشَرِ	وَزَرَ	عَبَسَ	بَسَرَ
كُتِبَ	كُتُبٌ	أَمَدُ	وُعِدَ
عَظُمَ	وُعِظَ	عِظَةٌ	كَثُرَ

نَحَدَ وَقَبَ عُقَدِ مَلِكُ

صَدَرَ طَبَخَ خَطَبَ سُرِقَ

كَبُرَ نُفِخَ لَفَظَ رَقَبَ

حَسِبَ شُفِيَ

آٹھواں سبق (متحرک حرف کو ساکن حرف کیساتھ ملانا)

علامت " ـــْــ " سکون کہلاتی ہے۔ جس حرف پر یہ علامت ہوا سے ساکن کہتے ہیں سکون کے معنی ٹھہراؤ کے ہیں لہٰذا متحرک حرف کو ساکن حرف کے ساتھ ملاتے ہوئے اس پر آواز ٹھہرنی چاہیئے۔ مثلاً " لَمْ " " ل " کو فتحہ کے ساتھ پڑھتے ہوئے " مْ " پر آواز کو ٹھہرائیں۔ " لَمْ " " م " کی آواز کیلئے لب ملیں تو آواز ختم ہونے سے پہلے کھلیں نہیں ورنہ " مْ " میں جنبش آجائے گی اور حرف کا حسن متاثر ہوگا۔ " ءْ " اور " عْ " ساکن کو پڑھتے ہوئے بھی ان پر آواز ٹھہرائیں گے تو یہ درست پڑھے جائیں گے اگر آواز ان پر ٹھہرنے کی بجائے ہوا میں رہ گئی تو ظاہر ہے یہ حروف ادا نہیں ہوں گے مثلاً شَأْ سے شَا اور نَعْ سے نَا بن جائے گا جو درست نہیں ہوگا۔

مشق

اَمْ لَمْ سَمْ جَنْ تَنْ ذَثْ

بَلْ مَلْ تَلْ جَتْ حَتْ مَتْ

مَهْ سَهْ بَهْ تَهْ تَشْ هَشْ

قَثْ	فَتْ	فَخْ	شَحْ	شَغْ	مَخْ
نَغْ	زَغْ	مِعْ	نِغْ	شِاْ	ظَكْ
ثَكْ	شَكْ	سُلْ	سُعْ	شُمْ	سُمْ
شُهْ	شُحْ	مُتْ	قُلْ	كُنْ	قُمْ
بُنْ	تُمْ	رُخْ	رُكْ	يُفْ	اِفْ
اِمْ	اِكْ	مِلْ	مِرْ	مِشْ	بَاْ
شِنْ	رُعْ	اِذْ	ضَاْ	رُعْ	عِنْ

نواں سبق

(حروفِ قَلقَلَہ)

پانچ حروف "ق، ط، ب، ج، د" ایسے ہیں کہ جب یہ ساکن ہوں تو انکو پڑھتے ہوئے جس جگہ سے یہ ادا ہوتے ہیں وہاں اگر ان کو تھوڑی سی جنبش نہ دی جائے تو ان کی درست ادائیگی نہیں ہوتی اور لفظ روانی اور سلاست سے نہیں پڑھا جاتا۔ ان کے اس ہلانے کو کہتے ہیں "قلقلہ کرنا"۔ مثلاً جَبْ۔ "ج" کو "ب" سے ملاتے ہوئے "ب" کی آواز کیلئے لب ملیں تو آواز ختم ہونے سے پہلے ہی لب کھول دیں تو "ب" میں جنبش آجائے گی اور یہ لطافت سے ادا ہوگا۔

نوٹ: متحرک حرف کو قلقلہ والے حرف کے ساتھ ملاتے ہوئے ادائیگی میں سختی نہیں آنی چاہیئے کیونکہ ان ساکن حروف کو قدرے ہلا کر پڑھنے سے مقصود ادائیگی میں سختی کی بجائے لطافت پیدا کرنا ہے۔

مشق

زَقْ ذُقْ مَقْ نُطْ بَطْ اِطْ

اَبْ اِبْ اُبْ سُبْ سَبْ سِبْ

حَجْ جَجْ هِجْ دَدْ عِدْ جُدْ

اُقْ اَطْ کِبْ اِجْ مُدْ لَبْ

دسواں سبق (حروفِ قَلْقَلَہ اور دیگر حروف کی ملی جلی مشق)

اس سبق کی مشق میں یہ احتیاط کریں کہ پانچ حروفِ قلقلہ کے علاوہ کوئی ساکن حرف ہلے نہیں۔ حروفِ قلقلہ کی مشق جتنی ضروری ہے اس سے بڑھ کر دوسرے حروف کی مشق ضروری ہے کہ ان میں ساکن ہونے کی حالت میں پڑھتے ہوئے جنبش نہ آئے۔

مشق

بَلْ قُلْ کَبْ نِمْ رَبْ سُنْ

اِمْ اَجْ تُمْ سَجْ مَہْ قَدْ

تَغْ حَدْ صَفْ قَطْ بُنْ حَطْ

مَنْ وُہْ رِمْ خَبْ جِتْ مُلْ

اَبْرِمْ مَغْرِبْ مَشْرِقْ اِنْحَتْ مُدْبِرْ

قِبْلَةْ مَسْجِدْ مَجْلِسْ يَسْتَحْ اِطْعَمْ

اُمْدُدْ اِضْرِبْ اِقْرَءْ اَمْسِكْ اُعْبُدْ

اِجْلِسْ نَغْفِرْ نَشْرَحْ صَدْرَكْ اِرْحَمْ

گیارہواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق میں متحرک حرف کو چستی سے ادا کریں، جتنے حروف اکٹھے دیئے گئے ہیں انکو اکٹھا پڑھیں، درمیان میں آواز ٹوٹنی نہیں چاہئے۔ حروفِ قلقلہ اور دیگر ساکن حروف کو بتائے گئے طریق پر فرق کے ساتھ پڑھیں۔

سُبُ سُبْ لِمَ حَدْ فُخِ مَغْ

كُلِ وُهْ يِهِ يِهْ جِلْ جُلُ

لَتْ كَتْ بَمْ سُرُ مِمْ لِاُ

لِرِ لِاِ تِاَ شَاُ هَبْ بِثَ

لِلِ خِرَ صَرُ ذُقْ سَقَ عَطْ

حَطْ طَبْ تَبَ لُجْ تَجَ ثَقْ

صِفْ شِيَ غَطْ رَثْ لِزْ خَبْ

ضِحْ ضِيَ سُجْ قُلْ غِزَ عُدْ

اَمِنُ كُفِرَ فِسَقُ قَلَمْ صَمَدْ

كَرَمْ عِجْلَ حِجَجْ فُتِحَ فِهِيَ

اَخْرَجَ فَعَلْنَ خَرَجْنَ اَظْلَمَ فَاَخْرَجَ

يَحْسَبُ اَلْحَمْدُ كَمْ لَبِثْتَ لَقَدْ عَلِمْتَ

سَنُقْرِئُكَ تَفْتَأُ تَذْكُرُ اِسْتَغْفِرْ تُغْفَرْ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

بارہواں سبق

(متحرک حروف کو حروفِ مدّہ کیساتھ پڑھنا)

مفتوح (فتحہ والے) حرف کے بعد " ا " مضموم (ضمّہ والے) حرف کے بعد " وْ " اور مکسور (کسرہ والے) حرف کے بعد " ي " آئیں تو یہ پچھلی آواز کو لمبا کرتے ہیں اور عربی زبان میں لمبا کرنے کے مفہوم کیلئے لفظ "مدّ" ہے اس لئے ا، وْ، يْ کو حروفِ مدّہ کہتے ہیں یعنی لمبا کرنے والے حروف۔

متحرک حرف کے بارہ میں بتایا گیا تھا کہ اسکی آواز کو فوراً روکنا ہوتا ہے۔ حرفِ مدّ اپنے مفہوم اور صفت کے اعتبار سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس پر آواز فوراً نہ رُکے بلکہ لمبی ہو۔ لہٰذا حرفِ مدّ والے حرف کو کم از کم دو۲ حرکات کے وقت کے برابر وقت دینا چاہیئے

مثلاً متحرک حرف کو پڑھتے ہوئے اگر اتنا وقت صرف ہوتا ہے جتنا ایک نقطہ لگانے میں تو حرف مد کے ساتھ پڑھتے ہوئے اُسے اتنا وقت دیا جائے جتنا دو نقطے لگانے میں صرف ہوتا ہے
بَ = بَ. تو بَ + ا = بَا : ٢ - بُ = بُ. تو بُ + و = بُوْ - بِ = بِ.
تو بِ + يْ = بِيْ : ١

مشق

ءَا	ءُوْ	ئِيْ	اُوْ	اِيْ	هُوْ
هِيْ	هَا	عَا	عُوْ	عِيْ	حَا
حِيْ	حُوْ	غَا	غُوْ	غِيْ	خِيْ
خَا	خُوْ	قَا	قِيْ	قُوْ	كِيْ
كَا	كُوْ	جَا	جُوْ	جِيْ	شَا
شِيْ	شُوْ	يَا	يُوْ	يِيْ	ضِيْ
ضَا	ضُوْ	لَا	لُوْ	لِيْ	نِيْ
نَا	نُوْ	رِيْ	رُوْ	رَا	طُوْ
طَا	طِيْ	دِيْ	دَا	دُوْ	ثِيْ
تَا	تُوْ	ظِيْ	ظَا	ظُوْ	ذَا

ذُوْ ذِيْ ثَا ثِيْ ثُوْ زُوْ

زَا زِيْ سَا سُوْ سِيْ صِيْ

صَا صُوْ فَا فُوْ فِيْ وُوْ

وَا وِيْ بَا بُوْ بِيْ مَا

مِيْ مُوْ

رَاقَ رُوْمُ اَبَا قَالَ اَلَا

زَادَ كَمَا طَالَ اِذَا دِيْنُ

جَادَ رِيْحِ بَالَ زُوْرُ بَلَا

بِيْنَ كَانَ فَذُوْ فَمَا لَفِيْ

يَكَا تَقِيْ جِيْدِ نُوْحُ قِيْلَ

طُوْرُ بَنِيْ لَذُوْ نَسِيْ بِمَا

غَفُوْ مَاتَ رَحِيْ فُوْمِ تُقَا

فِيْكَ جَذَا ذَاقَ كَرِيْ هَاتِ

جُوْدُ عَادَ دُوْنَ طَالُوْتُ جَالُوْتَ

هَارُوْنَ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ

تیرہواں سبق

(حروفِ لین)

لفظ "لین" کے معنی نرمی اور لچک کے ہیں۔ وْ ، يْ ساکن سے پہلے مفتوح (فتحہ والا) حرف ہو تو اسکی آواز نرمی سے ادا ہوتی ہوئی وْ ، يْ پر خم کھا کر چلتی ہے۔ اس لئے وْ يْ اس حالت میں حروف لین کہلاتے ہیں۔ حروفِ لین کو پڑھنے کیلئے پہلے فتحہ والے حرف کی آواز ہوگی پھر اس آواز کو بغیر توڑے وْ يْ کی نسبت سے نصف دائرہ بناتے ہوئے ادا کریں گے۔ جیسے بَوْ تَوْ ثَوْ۔ بَيْ تَيْ ثَيْ

حرفِ لین کی درست ادائیگی کے لئے اسے حرفِ مدّ کی طرح وقت درکار ہوتا ہے اگر اسے بہت سرعت کیساتھ پڑھیں گے تو غلط ہو جائے گا۔ مثلاً اَوْ كَصَيِّبٍ کو لوگ عجلت میں اُو كَصَيِّبٍ بنا دیتے ہیں۔ قرآن مجید نے حرفِ مدّ کی طرح حرفِ لین کو زیادہ وقت دینے کی گنجائش رکھی ہے۔ مثلاً حروفِ مقطعات میں سے ان حروف پر مدّ "ٓ" کی علامت ہے جن کے تلفظ میں حرفِ مدّ کے بعد ساکن حرف آتا ہے مثلاً عٓسٓقٓ میں جیسے س (سِيْن) اور ق (قَاف) پر مدّ کی علامت ہے "ع" (عَيْن) پر بھی ہے حالانکہ "سِيْن" میں "يْ" حرفِ مدّ ہے اور (عَيْن) میں يْ حرفِ لین۔

مشق

اَوْ اَيْ بَوْ بَيْ تَوْ تَيْ ثَوْ ثَيْ

زَوْ زَيْ عَوْ عَيْ حَوْ كَيْ قَوْ رَيْ

فَوْ مَيْ لَوْ لَيْ سَوْ وَوْ نَيْ هَيْ

فَوْزُ	غَيْبِ	بَيْنِ	حَيْثُ	رَيْبَ
خَوْفُ	خَيْطُ	دَوْرُ	دَيْنَ	زَوْجُ
رَوْحُ	رَيْثُ	كَيْفَ	ذَوْقَ	فَوْقَ

چودہواں سبق (حروفِ مدّہ ولین کی ملی جلی مشق)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے حروفِ مدّہ و حروفِ لین کو برابر وقت دیں۔ حرفِ مدّ پر آواز سیدھی اور حرفِ لین پر گول ہو۔

مشق

بَا	بُوْ	رَوْ	بِيْ	رَيْ	تُوْ
تَا	فَوْ	صَوْ	وَيْ	تِيْ	هَا
هَوْ	ثِيْ	ثُوْ	ثَا	هَيْ	مُوْ
رَانَ	قَوْلَ	عَوْرَ	لُوْطُ	اَيْنَ	اَخِيْ
مَوْجُ	قِيْلَ	عِشَا	نُوْرُ	مَوْتَ	رَاحَ
هُمَا	نَسُوْ	رَاَوْ	نَسِيْ	طِيْلَ،	بَيْنَ
فِيْهِ	فَلَا	قُوْمُ	صَوْمُ	رُمُوْ	بَاتَ

ضَيْفُ   قَوْمُ   لِـدُوْ   ذَوِيْ   جَارُ

عَـدَا   دَعَوْ   بَيْضَ   بَغَوْ   غِشَا

زَيْتُ   فَوْقَ

پندرہواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے متحرک حرف کی حرکت واضح پڑھیں۔ ضمہ کی فتحہ نہ بن جائے حروفِ قلقلہ اور حروفِ مدہ ولین کو بتائے ہوئے طریق پر پڑھیں۔ علاوہ ازیں جتنا حصہ اکٹھا دیا گیا ہے وہ روانی سے بغیر رُکے اور بغیر آواز توڑے پڑھنے کی مشق کریں۔

مُلُوْكُ   نَسُوْهُ   اُمُوْرُ   اَعُوْذُ

غُرُوْرُ   يَقُوْلُ   يُوْسُفَ   اُوْتِيَ

اُوْتِيْ   نُخْفِيْ   وُجُوْهُ   تَفُوْرُ

اُمْلِيْ   دُمُوْعُ   تَجْرِيْ   فَرَاغَ

نُجُوْمُ   بَيْنِيْ   مَكَانَ   يَكُوْنُ

يَدَيْهِ   مِيْثَاقَ   صُدُوْرِ   اَيْمَانَ

تَهْوِيْ   اَيْدِيْكُمْ   اُوْحِيَ   اِلَيْكَ

تَبْتَغِيْ	بَيْنَكُمْ	عَلَيْهِمْ	لِيُضِيْعَ
اَبَوَيْهِ	تُوَجِّهْهُ	زَوْجَيْنِ	تَبِعَنِيْ
نُوْرُهُمْ	يَلْوُوْنَ	مَوْعُوْدِ	تَدْعُوْنَ
تَحْيَوْنَ	مَغْضُوْبِ	سَمِعْنَا	فِرْعَوْنَ
صَالِحُوْنَ	رَازِقِيْنَ	يَسْتَوْفُوْنَ	يُفْسِدُوْنَ
تَرَوْنَهُمْ	لِلْخُرُوْجِ	حُسْنَيَيْنِ	يَهْجَعُوْنَ
اَفَعَيِيْنَا	قُلْنَ	اُوْذِيْنَا	اَفَمَنْ
تَسْئَلُ	يَسْئَمُوْنَ	رُءُوْسِ	يَئُوْدُ

مُسْتَهْزِءُوْنَ لَاتَرْتَابُوْ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

يَسُوْمُوْنَكُمْ	سَمِعْنَا	اَطَعْنَا	سَتَجِدُنِيْ
بَيْنَنَا	يَأْتِيْهِ	وَضَعْنَا	اِغْفِرْلَنَا
لَاتُخَاطِبْنِيْ	لَاتُؤَاخِذْنَا	لَاطَاقَةَلَنَا	اِرْحَمْنَا
يَأْذَنَ	قَرْنَ	تَأْتُوْنِيْ	لَاتَخْضَعْنَ

تَاْوِيْلُ وَلْيَضْرِبْنَ جِئْنَا بَارِئِكُمْ

اَطِعْنَ اَخَذْنَا لَاٰيَاْتِيَنَّ بِئْسَ

لَايَغُضِيْنَكَ قَرَاْتَ اَبَيْنَ اِمْتَلَئْتِ

ءَاَقْرَرْتُمْ يَاْفِكُوْنَ وَاْمُرْ رُءْيَاكَ

وَاْتُوْنِيْ يَاْمُرُ تَزْدَادُوْنَ مَاكِثِيْنَ

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ

تلفظ کے بہتر بنانے کیلئے ایک ضمنی مگر ضروری مشق

مُلْكْ مَلَكْ مِلْكْ مَلِكْ صَبْرْ

كَرَمْ صِدْقْ عِلْمْ قَلَمْ اَجْرْ

سَفَرْ حَمْدْ بَلَدْ مِثْلْ عَجَبْ

مَكْرْ اُمَمْ لَهْوْ مَرَضْ بَحْرْ

تَمْرْ	ضَرْبْ	عُشْرْ	غَضَبْ	يُسْرْ
نَفْسْ	عَرْضْ	حَجَرْ	فَجْرْ	مِصْرْ
بَصَرْ	رِزْقْ	ذِكْرْ	كُفْرْ	اَمْرْ
قَوْمْ	حِجْرْ	كِبْرْ	فَوْزْ	شَمْسْ
اِصْرْ	ذَوْقْ	فُلْكْ	يَوْمْ	بَرْقْ
صَوْمْ	قَبْلْ	عَوْنْ	صَخْرْ	فِيْهْ
مَثْوَايْ	حَسَنَهْ	شَاْنْ	بَعْدَهْ	حَمِدَهْ

سولہواں سبق

(حروفِ مدّہ کی قائمقام حرکات)

حروفِ مدّہ ا، وْ، يْ ہیں جو پچھلی آواز کو لمبا کرتے ہیں۔ بعض اوقات متحرک حرف کو ان کے بغیر بھی لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے مگر اس وقت حرکت کی علامت مختلف ہوتی ہے۔

فتحہ کو ترچھا لکھنے کی بجائے عمودی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے ـَ + ا = ـٰ

ضمہ کو اوپر کی طرف سے گول بنانے کی بجائے نیچے سے گول بناتے ہیں جیسے ـُ + وْ = ـٗ

کسرہ کو ترچھا لکھنے کی بجائے عمودی شکل میں لکھا جاتا ہے جیسے ـِ + يْ = ـٖ

یہ حروفِ مدّہ کی قائمقام حرکات ہیں فتحہ اِشْبَاعِیَہ = ـٰ ضمہ اشباعیہ = ـٗ کسرہ اشباعیہ = ـٖ

مشق

ـٰ ـٰ ـٗ ـٗ ـٰ ـٗ ـٖ ـٖ

ــٰــ ــٖــ ــٗــ ــٖــ ــٰــ ــٗــ ــٖــ

فِيْهٖ اٰدَمَ اٰمَنَ فَرَضْنٰهَا

مٰلِكِ مَاٰرِبُ كُتُبُ سَمٰوٰتِ

اٰيٰتُنَا اٰذَانِهِمْ لِلْكٰفِرِيْنَ سُبْحٰنَكَ

اَلْفٰهِمْ خَطٰيٰكُمْ يٰدَاوٗدُ عِبٰدٰتُ

اِبْرٰهٖمَ تُرْزَقٰنِهٖ نُوْرِهٖ بَعْدِهٖ

بِمُزَحْزِحِهٖ كَلِمَتُهٗ سُبْحٰنَهٗ مَوْءٗدَةُ

وٗرِيَ قُرْاٰنَهٗ نَاٰبِجَانِبِهٖ يَسْتَوٗنَ

بَيَانَهٗ

نوٹ : شَبِعَ کے معنے چیز کے زیادہ ہونے کے ہیں اَشْبَعَ الشَّیْئُ کا مطلب ہے کسی چیز کو زیادہ کیا، اِشْبَاع کے معنی زیادہ کرنے کے ہوئے چنانچہ ا ، وٗ ، يٖ کا کام کرنے والی حرکات کو ہم بالترتیب فتحہ اِشْبَاعِیَہ (ــٰــ) ضمہ اِشْبَاعِیَہ (ــٗــ) اور کسرہ اشباعیہ (ــٖــ) کہیں گے۔ کیونکہ ان کی آواز وقت کے لحاظ سے زیادہ کھینچی جاتی ہے

ستر ہواں سبق

(ملتی جلتی آواز والے حروف میں امتیاز کرنے کی مشق)

حروف کی صحیح ادائیگی کو عربی زبان میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ حروف کی ادائیگی سیکھنے کے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ ہم حروف کے نام لے کر ان کی آوازیں سیکھیں مثلاً ت اور ط کو تا اور طا کہہ کر ان حروف کی آوازیں سیکھیں۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ جس حرف کی آواز سیکھنی یا معلوم کرنی مقصود ہو اس کو ساکن رکھ کر پیچھے سے کسی آواز کو اس حرف پر ٹھہرائیں، آواز کا اعتماد جہاں ہوگا وہی اس حرف کو ادا کرنے کی جگہ ہوگی اور اس حرف کی آواز بھی۔ اس سبق میں ہم ملتی جلتی آواز والے حروف کو ان ہر دو طریق پر پڑھیں گے۔

ء ءَا أَلِمْ تَأْلَمْ

ع عَا عَالِمْ تَعْلَمْ

ت تَا تَارِكْ اُتْرُكْ

ط طَا طَاهِرْ أَطْهَرْ

ث ثَا ثَانِيْ مَثْنٰى

س سَا سَاكِنْ اُسْكُنْ

ص صَا صَابِرْ اِصْبِرْ

ح حَا حَاكِمْ اُحْكُمْ

ه	هَا	هَادِيْ	اِهْدِ
د	دَا	دَارْ	اَدْرِيْ
ض	ضَا	ضَامِرْ	اَضْعَفْ
ذ	ذَا	ذَاكِرْ	اُذْكُرْ
ز	زَا	زَاجِرْ	اَزْلَامْ
ظ	ظَا	ظَالِمْ	اَظْلَمْ
ق	قَا	قَادِرْ	اَقْدَرْ
ك	كَا	كَامِلْ	اَكْمَلْ

اٹھارہواں سبق

(تنوین)

حرف پر دو۲ حرکات ہوں (ـً ـٌ ـٍ) تو ان میں دوسری حرکت نُوْن ساکن (نْ) کا کام دیتی ہے جیسے بَقَرَةً = بَقَرَتَنْ ، بَشَرٌ = بَشَرُنْ سَفَرٍ = سَفَرِنْ ۔ ان دو۲ حرکات کو تنوین کہتے ہیں اور اس تنوین میں جو نُوْن کی آواز ہے اسے ہم نونِ تنوین کہیں گے یعنی تنوین کا نون جیسے بَقَرَةً (بَقَرَتَنْ) میں تَ کی آواز کے ساتھ جو نُوْن کی آواز ہے یہ نونِ تنوین ہے ۔

مشق

جَهْرَةً عُمْيٌ رُءُوْسُ رَءُوْفٌ

اُمُوْرٌ عَادٍ اُلُوْفٌ غِشَاوَةٌ

فَاكِهَةٍ رُجُوْمٌ نَاعِمَةٌ كُتُبٌ

بَاسِرَةٌ نَافِلَةً نَاضِرَةٌ ضَامِرٍ

مَعْلُوْمٰتٌ ظَالِمَةٌ لَكَبِيْرَةٌ خَاوِيَةٌ

سُلٰلَةٍ عَلَقَةً لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ لَايُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ

وَّلَا مَخْمَصَةٌ اِصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ

اکیسواں سبق

(نون ساکن، نون تنوین میں اظہار)

نون ساکن اور نون تنوین متعدد طریقوں سے پڑھا جاتا ہے۔ یہ طریق متعین ہوتا ہے۔ بعد والے حرف سے۔ گویا اس نسبت سے حروف کی چند اقسام ہیں جو ہمیں ذہن نشین کرنا ہونگی۔ ان میں سے پہلی قسم حروفِ حلقی ہیں۔ ء ہ ع ح غ خ۔ یہ چھ حروف ہیں جو حلق سے ادا ہوتے ہیں اس لئے انہیں حروفِ حلقی کہتے ہیں۔ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد ان چھ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو نون کو ایسے پڑھتے ہیں کہ صاف اور واضح ادا ہو مثلاً اَنْعَمْتَ۔ اسکو پڑھتے ہوئے نون پر آواز ایسے ٹھہرائیں کہ نون صاف ادا ہو جائے مگر آواز لمبی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ ہی نون میں جنبش آئے۔ اس طرزِ ادا کو اصطلاح میں کہتے ہیں "اظہار"۔ یعنی ساکن حرف کو ایسے طور پڑھنا کہ حرف صاف ادا ہو۔ آواز لمبی نہ ہو، حرف میں جنبش نہ آئے۔

اَنْعَمْتَ   مِنْ عِلْمٍ   اِنْ خِفْتُمْ

ذِكْرًا اَوْ   اِنْ حِسَابُهُمْ   فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ   اَجْرٌ عَظِيْمٌ   قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً

يَنْهَوْنَ عَنْهُ

استثناء: بُنْيَانٌ، دُنْيَا، قِنْوَانٌ اور صِنْوَانٌ میں بھی نون اظہار سے پڑھا جاتا ہے حالانکہ ان الفاظ میں نون ساکن کے بعد حرفِ حلقی نہیں ہے اور قرآن مجید میں یہی چار الفاظ ہیں جن میں استثنائی طور پر نون کو اظہار کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

بیسواں سبق

(نون ساکن یا تنوین میں اخفاء)

نون ساکن اور تنوین کو پڑھنے کے تعلق میں ہم نے حروفِ تہجی سے ایک قسم پڑھی تھی "حروفِ حلقی"۔ نون کے تعلق میں ایک اور قسم ہے جو لفظ یَرْمَلُوْن سے بیان کیجاتی ہے یعنی حروف ي، ر، م، ل، و، ن۔ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد ان حروف میں سے کوئی حرف ہو تو نون بعد والے حرف میں داخل ہو جاتا ہے جسے ادغام کہتے ہیں اس کی تفصیل آئندہ اسباق میں آئے گی۔

اس سبق میں آپ کو یہ سمجھنا ہے کہ حروفِ تہجی میں سے حروفِ حلقی، حروفِ یَرْمَلُوْن اور ب کے علاوہ کوئی حرف نون ساکن یا تنوین کے بعد آئے تو نون پر آواز ٹھہرتی ہے اور الف کے برابر وقت لیتی ہے۔ اس طرز ادا کو اخفاء کہتے ہیں۔ اخفاء کی مشق کیلئے نون کے نیچے علامت " = " لگا دی گئی ہے جس سے پڑھنے والے کو اشارہ مل سکتا ہے کہ یہاں آواز کو ٹھہرا کر لمبا کرنا ہے۔ اس خاص طرزِ ادا میں چونکہ آواز میں ترنم اور حسن پیدا ہوتا ہے اس لئے اس کا سیکھنا اور مشق کرنا ضروری ہے۔

مشق

۱- اِنْ كُنْتُمْ - قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

۲- وَاِنْ تَعْجَبْ - فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ

۳- اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ - بِاٰيٰتِيْ - وَلَا تَنِيَا

فِيْ ذِكْرِيْ - اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ -

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ

۴- قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ - سُنَنٌ فَسِيْرُوْا -

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا

۵- يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

اکیسواں سبق

(گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے درج ذیل امور کی پابندی کریں۔

۱- حرفِ مدّ کے بغیر متحرک حرف کو لمبا نہ ہونے دیں - ۲- ساکن حرف کو بغیر ہلائے پڑھیں سوائے قلقلہ والے حروف کے - ۳- نون ساکن اور تنوین میں اظہار و اخفاء کا خیال رکھیں - ۴- حروف مدّہ اور انکے قائمقام حرکات کو مناسب طور پر لمبا پڑھیں ۵- ایک ٹکڑا ایک سانس میں پڑھنے کی مشق کریں، آپکی سہولت کیلئے جملوں کو پہلے دو دو حصوں میں لکھا ہے۔ پہلے دو حصوں میں پڑھ لیں، پھر اکٹھا پڑھنے کی مشق کریں

مشق

ذٰلِكُمْ - اَزْكٰى لَكُمْ = ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ

لِمَ تَقُوْلُوْنَ - مَا لَا تَفْعَلُوْنَ = لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ قَدْ اُوْتِيْتَ - سُؤْلَكَ
يٰمُوْسٰى - = قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ - وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ = اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
فَاَكَلَا مِنْهَا - فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا -
= فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا -
يَعْلَمُ - مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ - وَمَا خَلْفَهُمْ -
= يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ - لِمَ
تَعْبُدُ - مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ = لِمَ تَعْبُدُ
مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَاِذَا مَرِضْتُ -

فَهُوَ يَشْفِيْنِ = وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۔

إِنْ اَحْسَنْتُمْ ۔ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ = إِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ' مُهْطِعِيْنَ ۔

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ = مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ ۔ ءَاَنْذَرْتَهُمْ ۔ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ = ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ ۔ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ = اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۔

بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا ۔ نَسِيَا حُوْتَهُمَا = بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا ۔ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ ۔ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ = مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ ، مَنْ عُفِيَ لَهٗ - مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ = مَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ -

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا - بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا = لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ، قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ ،

مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

بائیسواں سبق ("تشدید")

تشدید کی علامت " ّ " جس حرف پر ہو اُسے مشدّد کہتے ہیں - تشدید کے معنی مضبوط بنانے کے ہیں - مشدّد حرف میں دراصل دو حرف ہوتے ہیں مثلاً سَبَّ اصل میں سَبْ + بَ ہے - مشدّد حرف کو مضبوطی سے پڑھنا ہوتا ہے - اسے مضبوطی سے ادا کرنے کیلئے پہلے اس پر آواز ٹھہرے گی پھر اسکی حرکت پڑھیں گے -

نون مشدّد " نّ " اور میم مشدّد " مّ " پر اسکی حرکت پڑھنے سے پہلے آواز کو ٹھہرا کر لمبا کریں گے - ان کے نیچے علامت " = " اس امر کی طرف اشارہ ہے -

مشق

سَبَّ سُبُّ دَبَّ دُبُّ دِبِّ

شَبِّ   شَبَّ   اَوَّ   اَيُّ   اِيَّ

ذَمٍّ   جَسُّ   اِنَّ   تُوَّ   هِنَّ

جَرُّ   مِنَّ   طَلَّ   كَمٍّ   حَقِّ

يَحٍّ   سَيِّ   هُنَّ   مِمَّ   حَيُّ

كُوٌّ   صَوٍّ   صِرٌّ   دُوٌّ   طَلٌّ

دِيٌّ   صُمٍّ   كُوٍّ   تُلِّ   حَيٌّ

الفاظ میں لہجے اور ACCENT کو درست رکھنے کیلئے مشدّد حرف کے پہلے حصّے کو پچھلے حرف کے ساتھ اور دوسرے حصّے کو بعد والے حرف کے ساتھ پڑھا جائے ۔ مثلاً اِنَّمَا ہے۔ اِنَّ ۔ مَا نہ پڑھیں بلکہ اِنْ نَمَا پڑھیں۔

عَلَّمَ (عَلْ۔لَمَ)   لَعَلَّ   فَصِّلِ   اِنَّمَا

سُعِّرَتْ   مِمَّا   رَبَّنَا   اِنَّنَا   تَكُوْنَنَّ

اَلْمُزَّمِّلُ   لُجِّيٌّ   دُرِّيٌّ   اِطَّهَّرَ

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ   مُبَيِّنٰتٍ   يَتَخَيَّرُوْنَ

مِنْ قُوَّةٍ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ يَتَخَبَّطُ

لِيُمَحِّصَ اَلْمُصَّدِّقِيْنَ اَلْمُصَّدِّقٰتِ۔

اَلْمُطَّوِّعِيْنَ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ۔

اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

تئیسواں سبق

(زائد حروف اور خالی دندانے)

عربی کتابت میں بعض اوقات حروف لکھنے میں آتے ہیں پڑھنے میں نہیں آتے اس صورت میں وہ حرکات وسکون سے خالی ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان خالی حروف سے پہلے والے حرف کو سیدھا ان کے بعد والے ساکن یا مشدّد حرف کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔

نَادْعُ لَنَا كَالدِّهَانِ بِالْاٰخِرَةِ مَرَضًا

لِشَايْءٍ مِائَةَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰيَةُ الْحَقِّ

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَوٰى عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ لَبِالْمِرْصَادِ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ

فَلْيُؤَدِّ الَّذِي ـ اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ = فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ

خالی دندانے

زائد حروف کی طرح بعض اوقات عربی کتابت میں خاص مقصد کے لئے الفاظ میں دندانے لکھے جاتے ہیں جو پڑھنے کے لحاظ سے زائد ہوتے ہیں۔

مِيْكٰلَ نَرٰىكَ نَجْوٰىهُمْ هَدٰىنِيْ

اَتْقٰىكُمْ هَوٰىهُ تَقْوٰىهَا بَنٰىهَا

فَسَوّٰىهُنَّ ضُحٰىهَا اِبْتَلٰىهُ طَغْوٰىهَا

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا

چوبیسواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے بعض قواعد کا اعادہ)

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے حروفِ مدّہ اور انکی قائمقام حرکات کو مناسب طور پر لمبا کرکے پڑھیں۔ حرکات وسکون سے خالی حروف کو نظرانداز کرتے ہوئے ان سے پہلے حروف کو سیدھا، بعد والے حرف کے ساتھ ملاکر پڑھیں، نون مشدّد اور میم مشدّد کی حرکت پڑھنے سے پہلے ان پر آواز ٹھہراتے ہوئے لمبی کریں۔ان کے نیچے چھوٹا سا خط " = " دیا گیا ہے۔ باقی مشدّد حروف کو مضبوطی سے ادا کریں۔ یعنی ان پر آواز ٹھہراتے ہوئے بغیر لمبا کئے انکی حرکت پڑھیں۔

نوٹ : (ا) لفظ اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ میں "لام" سے پہلے اگر فتحہ یا ضمہ ہو تو لام کو موٹا یعنی تفخیم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

(ب) اگر اللّٰہ اور اللّٰھُمَّ میں "لام" سے پہلے کسرہ ہو تو اس کے لام کو باریک پڑھتے ہیں۔

مشق

اَللّٰہُ فَسَوّٰىهُنَّ بَلِ ادّٰرَكَ سَمّٰعُوْنَ

قُلِ اللّٰہُ بَلْ لِّلّٰہِ قُلِ اللّٰهُمَّ عَلَّمْتَنَا

سَخَّرَ الشَّمْسَ فَاطَّهَّرُوْا اَفَاضَ النَّاسَ

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلِيُّ الَّذِيْنَ يَذَّكَّرُوْنَ

يَصُدَّنَّكَ وَالزَّيْتُوْنِ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ　　فَسَنُيَسِّرُهٗ　　صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

حُبًّا جَمًّا　　يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ　　رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

صَفًّا صَفًّا　　فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ　　ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ　　وَحْدَهٗ اشْمَاَزَّتْ　　وَاِنَّ لَهٗ

عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ　　رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

يٰدَاوٗدُ　　اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ

قَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ　　لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ　　فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

يَوَدُّ الَّذِيْنَ　　وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

پچیسواں سبق

ادغام (یعنی ایک حرف کا دوسرے میں ملنا)

نون ساکن یا نون تنوین کا بعد والے حرف میں ادغام

نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف " یَرْمَلُوْن " میں سے کوئی حرف آجائے
تو اس نون کو بعد والے حرف میں ملا دیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں بعد والے حرف پر تشدید

آجاتی ہے۔ اس طرح پر نون کو بعد والے حرف میں ملانے کو ادغام کہتے ہیں۔ ادغام متعدد طریق پر ہوتا ہے۔

۱۔ **ادغام ناقص**: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد "و" یا "ي" ہو تو نون کو بعد والے حرف میں ملایا جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں بعد والے حرف پر تشدید آجاتی ہے تاہم نون مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا بلکہ غنہ کی صورت میں اسکی حیثیت کسی حد تک باقی بھی رہتی ہے اس لئے اسے ادغام ناقص کہتے ہیں یعنی نون کا ناقص طور پر بعد والے حرف میں ملنا۔ چنانچہ نُون سے ماقبل کی حرکت کو نون کے مابعد کے ساتھ ملاتے ہوئے آواز ناک کی جڑ کی طرف جاتی ہوئی لمبی ہوگی۔ (ناک سے آواز کی اس ادائیگی کو غنہ کہتے ہیں) جیسے مِنْ - وَلِيٍّ سے مِنْ وَّلِيٍّ - بِقُوَّةٍ - وَاذْكُرْ سے بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرْ

غنہ کی آواز کو لمبا کرنے کی طرف اشارے کیلئے علامت "=" لگائی گئی ہے۔

مشق

مِنْ وَّ   ةٍ وَّ   مَنْ يُّ   ةٍ يَّ   سٍ وَّ

مِنْ وَّلِيٍّ   مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا   مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا   اَنْ يَّضْرِبَ   بِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطَانًا   خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ

يَّتْبَعُهَا   لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ -

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۔

لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ۔

۲۔ ادغام تام : نون ساکن یا نون تنوین کے بعد "ل" یا "ر" ہو تو اس نون کو "ل" یا "ر" میں مدغم کر دیا جاتا ہے (اس طرح "ل"۔"ر" پر تشدید آجاتی ہے۔ نون پڑھنے کے لحاظ سے مکمل طور پر بعد والے حرف میں مدغم ہو کر اپنی حیثیت ختم کر دیتا ہے۔اس لئے اسے ادغام تام کہتے ہیں۔ جیسے

يَكُنْ۔ لَهُنَّ سے يَكُنْ لَهُنَّ۔ اسے يَكُلَّهُنَّ پڑھیں گے۔

مِنْ۔ رَبِّ سے مِنْ رَبِّ۔ اسے مِرَّبِّ پڑھیں گے۔

مشق

كُنْ لَّ مِنْ رَّ طَالِّ دٌّرَ اَنْ لَّ

مِنْ رَّبِّ مِنْ رَّبِّهِمْ يَكُنْ لَّهُنَّ مِنْ لَّدُنْكَ

اَنْ لَّيْسَ مِنْ رَّوْحِيْ وَسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

اَذًى لَّهُمْ مَنْ لَّمْ يَتُبْ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَذِكْرٌ لَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۳۔ نون ساکن یا نون تنوین کا "نون" یا "میم" میں ادغام :

نون ساکن یا نون تنوین کے بعد "نون" یا "میم" آجائے تو یہ نون بعد والے حرف میں مدغم ہوجاتا ہے جس کے نتیجہ میں بعد والا حرف مشدد ہوجاتا ہے۔ جیسے

مَنْ ۔ نَکَثَ سے مَنْ نَّکَثَ

نَصْرٌ ۔ مِنَ اللّٰہِ سے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ

مشق

اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ ۔ یُنَادُوْنَھُمْ

اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ ۔ وَاِنَّھُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ ۔

لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۔ اَیَّامٍ

نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَھُمْ ۔ وَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ

رِضْوَانٌ ۔ لَئِنْ نَّصَرُوْھُمْ ۔ لَیُوَلُّنَّ

الْاَدْبَارَ ۔ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا

۴۔ ہم جنس، ہم آواز یا ہم مخرج حروف کا ایک دوسرے میں ادغام

دو حروف (۱) ہم جنس (۲) ہم آواز یا (۳) ہم مخرج اکٹھے ہوجائیں اور ان میں

یعنی پہلا ساکن ہو تو اس پہلے حرف کو بعد والے حرف میں مدغم کر دیتے ہیں جس کے نتیجے میں بعد والے حرف پر تشدید آجاتی ہے۔ پہلا حرف لکھنے میں تو باقی رہتا ہے مگر پڑھنے کے لحاظ سے بعد والے حرف میں شامل ہو کر اپنی حیثیت ختم کر دیتا ہے

(۱) جیسے يُوَجِّهْهُ سے يُوَجِّهُّ

اٰوَوْا۔ وَنَصَرُوْا سے اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا

(۲) نَخْلُقْكُمْ سے نَخْلُقكُّمْ۔

(۳) فَرَّطْتُمْ سے فَرَّطتُّمْ ۔ اِذْ ظَلَمُوْا سے اِذ ظَّلَمُوْا

مختصراً یہ کہہ سکتے ہیں کہ ساکن حرف کے بعد مشدّد حرف ہو تو پڑھنے کے لحاظ سے یہ ساکن حرف زائد ہوگا اور ہم اس ساکن حرف سے پہلے والے متحرک حرف کو سیدھا مشدّد حرف کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے۔

اِرْكَبْ مَّعَنَا کو اِرْكَمَّعَنَا اور قَدْ تَّبَيَّنَ کو قَتَّبَيَّنَ پڑھیں گے

اس سبق کی مشق کرتے ہوئے مشدّد حرف پر آواز ٹھہرائیں پھر اسکی حرکت پڑھتے ہوئے آگے چلیں مگر حرف سرعت (جلدی) سے ادا کریں سوائے "ن" اور "م" کے ان پر آواز ٹھہرا کر لمبی کریں پھر حرکت پڑھیں۔

مشق

حَطْتُّ	وَدْتَّ	مَنْ نِّ	قَدْ تَّ
اِنْ مِّ	وَوْدُّ	قُلْ رَّ	كَبْ مِّ
لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ		اِنْ نَّظُنُّ	اَرَدْتُّمْ
اَحَطْتُّ	رَاوَدْتُّهٗ	هَلْ لَّنَا	اِذْ ظَّلَمُوْا

مَنْ نَّكَثَ　　قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ　　عَفَوْا وَّ قَالُوْا

تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ　　اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ　　اُوْوْا اَوْ نَّصَرُوْا

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ　　يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا　　قُلْ رَّبِّ

زِدْنِيْ عِلْمًا　　اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ

چھبیسواں سبق

(حروف جن پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں)

اس سبق میں وہ تمام مقامات اکٹھے بیان کر دیئے گئے ہیں جہاں بعض ساکن حروف پر یا مشدد حروف پر (انکی حرکت پڑھنے سے پہلے) آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں۔ ترتیل ترنم اور آواز میں زیر و بم پیدا کرنے کیلئے اس سے چونکہ بہت مدد ملتی ہے اس لیئے علیحدہ یکجائی طور پر یہ اکٹھے کر دیئے گئے ہیں تجوید کی اصطلاح میں کہیں اخفاء کی وجہ سے ساکن حرف کو لمبا اور غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ کہیں ادغام کی وجہ سے کہیں اقلاب واقع ہوا ہے۔ اصطلاحوں کی تفاصیل کو چھوڑتے ہوئے اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ ان مقامات پر ساکن یا مشدد حروف پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کرتے ہیں۔ مشق میں ان حروف کے نیچے علامت "=" لگا دی گئی ہے۔

مشق

۱۔ "م" ساکن جو "ب" متحرک سے پہلے ہو (اس پر آواز کو ٹھہرا کر لمبا کریں گے)

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ　　وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا

۲۔ "ن" سے بدلی ہوئی "م": (اس پر بھی آواز کو ٹھہرا کر لمبا کرتے ہیں)

مِنۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ مِنۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍ

۳۔ "م" مشدّد : (پر بھی آواز کو ٹھہرا کر لمبا کرتے ہیں)

مِمَّ خُلِقَ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ

۴۔ "ن" مشدّد : (پر بھی آواز لمبی ہوتی ہے)

اِنَّمَا لَتُنَبَّئُنَّ اَيُّهَا النَّبِيُّ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ

۵۔ "و" مشدّد } (پر بھی آواز لمبی ہوتی ہے)
۶۔ "ی" مشدّد } اگر ان سے پہلے نون ساکن یا تنوین ہو۔

مِنۡ وُّجۡدِكُمۡ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى مَنۡ يَّقُوۡلُ

دُرِّيٌّ يُّوۡقَدُ مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ

لُّجِّيٍّ يَّغۡشٰهُ بَحۡرٍ لُّجِّيٍّ يَّغۡشٰهُ

۷۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد چھ حروفِ حلقی "ء، ھ، ع، ح، غ، خ" حروفِ یرملون یعنی "ی، ر، م، ل، و، ن" اور ب کے علاوہ کوئی حرف ہوگا تو "ن" پر آواز کو ٹھہرا کر لمبا کریں گے۔

اِنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا صٰلِحِيۡنَ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ ۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا   لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ـ

فَأُمَتِّعُهُ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهُ   حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

تُحِبُّوْنَ   وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ   فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

ستائیسواں سبق (گزشتہ اسباق میں سکھائے گئے قواعد کا اعادہ)

اس سبق میں دئے گئے جملوں کو پڑھتے ہوئے متحرک حروف کو لمبا ادا نہ کریں، حروف مدہ اور انکی قائمقام حرکات کو ٹھیک طرح لمبا کر کے پڑھیں، ساکن حروف پر آواز ٹھہراتے ہوئے پڑھیں انکو ہلنے سے بچائیں۔ سوائے پانچ حروف کے " ق، ط، ب، ج، د " (ان کو تھوڑی جنبش کے ساتھ پڑھیں) جن ساکن یا مشدّد حروف کے نیچے " = " علامت ہے ان پر آواز ٹھہراتے ہوئے قدرے لمبی کریں۔ پورا جملہ درمیان میں آواز توڑے بغیر ایک سانس میں پڑھنے کی مشق کریں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ ـ مِمَّنْ مَّنَعَ ـ مَسَاجِدَ اللّٰهِ =

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ،

اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ـ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا =

اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا،

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ ، فَلَا تَمُوْتُنَّ ـ

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ = فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ

أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ - قِبْلَةً

تَرْضٰهَا = فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ،

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا ، فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ -

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ، فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِ - أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا = فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ، فَقَالَ أَنْۢبِئُوْنِيْ ، فَإِذَا

تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ ، مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ ،

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ - وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ =

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ،

فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ ، مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ - فَاتِّبَاعٌۢ

بِالْمَعْرُوْفِ = مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ،

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ - ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً =

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً '

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ ' فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ '

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ' اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ '

لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ' وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ '

لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ' فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ -

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ - بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ =

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ '

وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ' اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ -

لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ - اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ =

لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ '

فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ ' فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ '

وَمَاهُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ ، مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ۔

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ ، اَنْ يَّكْتُمْنَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ ،

اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، وَلَهُنَّ

مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ، فَاِنْ خِفْتُمْ

اَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۔ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْ مَا

افْتَدَتْ بِهٖ ۔ = فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْ مَا افْتَدَتْ بِهٖ ،

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا ۔ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا۔ =فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ

مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ، عَلِمَ اللّٰهُ

اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ ، وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

سِرًّا ، قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

اٹھائیسواں سبق

(مدّات)

حرفِ مد پر جو آواز قدرے لمبی ہوتی ہے اسے مدّ اصلی یا طبعی کہتے ہیں۔ حروفِ مدہ یا انکی قائمقام حرکات کے بعد اگر ہمزہ آجائے تو آواز مزید لمبی ہو جاتی ہے۔ اسے مدِّ زائد کہتے ہیں۔ مدِّ زائد کی علامت دو طرح کی ہے ۱۔ ٓ ۲۔ ٓ

۱۔ (مدِّ منفصل ٓ) حرفِ مد ایک لفظ کے آخر میں اور سببِ مد یعنی "ء" بعد والے لفظ کے شروع میں ہو۔ یہاں مدِّ زائد ہوتی ہے اور اسے مدِّ منفصل کہتے ہیں۔ مثلاً

اَلَا۔ اِنَّهُمْ سے اَلَآ اِنَّهُمْ۔ قَالُوْا۔ اَنُؤْمِنُ سے قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

لَا يَسْتَحْيٖ۔ اَنْ يَّضْرِبَ سے لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ

۲۔ (مدِّ متصل ٓ) اگر حرفِ مد اور ہمزہ ایک ہی لفظ میں اکٹھے ہوں تو یہاں مدِّ زائد آتی ہے جسے مدِّ متصل یا مدِّ لازم کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ۔ سِيْٓـَٔتْ

مشق

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ　　يٰٓاٰدَمُ　　يٰٓاِبْرٰهِيْمُ

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ　　وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ　　بَنُوْٓ اِسْرَآئِيْلَ

نوٹ: ماہرینِ تجوید کے نزدیک لمبا پڑھنے کے لحاظ سے مدِّ منفصل کو تین الف کے برابر اور مدِّ متصل کو پانچ الف کے برابر وقت دیتے ہیں تاہم عام پڑھنے کے لحاظ سے حرکت (بَ) حرفِ مد (بَا) مدِّ منفصل اور مدِّ متصل کو بالترتیب تناسب کے ساتھ وقت کو بڑھاتے ہوئے پڑھ لیں تو خوش الحانی کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے

حرفِ مد کے بعد ساکن حرف ہو یا مشدد حرف ہو اور اس حرفِ مد کا قائم رکھنا ضروری ہو تو یہاں بھی مدِّ زائد ہوتی ہے۔ آٰلْئٰنَ ۔ اَلْحَآقَّةُ

نوٹ: اگر حرفِ مد کے بعد ساکن یا مشدد حرف ہو تو اکثر اوقات حرفِ مد گرا دیا جاتا ہے۔ پڑھنے میں نہیں آئے گا۔ دیکھئے سبق نمبر 23۔

مشق

مُدْھَآمَّتٰنِ ضَآلًّا آٰلْئٰنَ آٰللّٰہُ

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ حَآدَّ اللّٰہَ آٰمِّيْنَ حَآجُّوْنِّيْ

وَلَا الضَّآلِّيْنَ

نوٹ : حرفِ مدّ کو لمبا کرنے کے بعد مشدّد حرف کو مضبوطی سے ادا کیا جائے۔

حروفِ تہجّی جو بعض سورتوں کی ابتداء میں ہیں جن کو "مقطعات" کہتے ہیں ان میں سے جس حرف کے تلفظ میں حرفِ مدّ کے بعد ساکن حرف ہوگا اس پر بھی مدّ آئے گی۔ حرفِ لین بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ اس کو بھی حرفِ مدّ کی طرح وقت دے کر پڑھا جاتا ہے۔

نٓ قٓ یٰسٓ الٓرٰ الٓمّٓ کٓھٰیٰعٓصٓ

طٰسٓمّٓ

کسی ایسے لفظ پر وقف کریں جس کے آخری حرف سے پہلے حرفِ مدّ ہو اور آخری حرف کو وقف کی وجہ سے ساکن کریں تو مدّ کا سبب پیدا ہو جائے گا یعنی حرفِ مدّ کے بعد ساکن حرف آجائے گا۔ تو یہاں بھی مدّ زائد ہوگی۔ جیسے اَلْبَیَانْ ۔ تَعْمَلُوْنْ اسے مدّ عارض وقفی یا مدّ عارض للسکون کہتے ہیں۔ تاہم پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ حرفِ مدّ کو زیادہ لمبا کر کے پڑھے یا معمول کے مطابق لمبا پڑھ لے۔

اُنتیسواں سبق (بعض مشکل الفاظ پر مشتمل آیات کے ٹکڑے)

اس سبق کی مشق میں درج ذیل امور کی پابندی کریں۔

۱۔ حروف مدہ اور مدّات میں نمایاں فرق کے ساتھ پڑھیں۔ ۲۔ مشدد حروف کو مضبوطی سے ادا کریں (ان پر آواز قدرے ٹھہرانے کے بعد اتنی حرکت پڑھیں) ۳۔ جن حروف کے نیچے علامت " = " ہے صرف ان حروف پر آواز کو ٹھہراتے ہوئے لمبا کریں۔ ۴۔ ایک جملہ مسلسل بغیر آواز توڑے یا درمیان میں سانس لئے پڑھنے کی مشق کریں۔

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ، عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ،

کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ ۔ مِنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ = کَمْ

اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ ، عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ

یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ ، وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ،

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا ، كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ = كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ ،

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ، اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ ،

كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

قَامُوْا ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، قُلْ

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ - اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ = قُلْ

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ ، اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ = اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ

هَدٰىنِ ، اِهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا ، وَبَرَكٰتٍ

عَلَيْكَ ، وَعَلٰٓى اُمَمٍ - مِّمَّنْ مَّعَكَ ،

= وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ، فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ، اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ - يُّوْقَدُ = اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ ، مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ،

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ - مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ = اَلَمْ

نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ، يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ

الَّيْلَ ، يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ، وَلَاتُطِعْ

كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ، هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ۔

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ = هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ ،

كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ ۔ يَغْشٰهُ مَوْجٌ - مِنْ فَوْقِهٖ

سَحَابٌ = كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ،

نوٹ : قاعدہ ترتیل القرآن کے بقیہ اسباق اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ہیں۔ چھوٹے بچوں اور پہلی مرتبہ ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والے افراد کو بقیہ اسباق پڑھائے بغیر قرآن مجید شروع کروا دیا جائے۔ ساتھ کے ساتھ یہ اسباق بھی جاری رکھیں۔

تیسواں سبق

وقف کے طریق

رموزِ اوقاف کے سلسلہ میں عمومی طور پر چار علامات کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ آیت کی علامت " ○ "۔ وقف تام کی علامت " مـ ، ط "۔ وقفِ کافی کی علامت " ج "۔ جہاں مضمون کے اعتبار سے بات مکمل ہو جاتی ہو وہاں علامت " مـ ، ط " لگائی جاتی ہے۔ جہاں مضمون کے اعتبار سے کافی حد تک بات مکمل ہو وہاں علامت " ج " لگائی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی ایک رموزِ اوقاف ہیں

تلاوتِ کلامِ پاک کرتے ہوئے جب وقف کرنا ہو تو لفظ پر ٹھہرتے ہوئے اس کے آخر میں بعض تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ۱۔ آخر میں متحرک حرف ہو تو اسے ساکن کرتے ہیں۔ ۲۔ ضمہ یا کسرہ والی تنوین کو بھی سکون سے بدلتے ہیں ۳۔ آخر میں کسرہ اشباعیہ یا ضمہ اشباعیہ ہو تو اسے بھی سکون سے بدل دیتے ہیں ۴۔ آخر میں مشدد حرف ہو تو اسکی حرکت ختم کریں گے مگر تشدید کو ظاہر کرنے کیلئے اس حرف کو مضبوطی کے ساتھ پڑھنا ہوگا۔ ۵۔ آخر میں تاءِ مدورہ یعنی گول ۃ ہو تو اسے ھا ساکنہ (ساکن ہا) میں بدلتے ہیں۔ ۶۔ فتحہ والی تنوین ہو تو نونِ تنوین کو وقف کی صورت میں الف بنا کر پڑھیں گے خواہ الف لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔ ۷۔ ایسا لفظ جس کے آخر میں " ي " بغیر کسی علامت کے ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر فتحہ ہو تو وقف کی صورت میں اسے فتحہ اشباعیہ کے طور پر یعنی لمبا کر کے پڑھیں گے تاہم اس لفظ کو آگے ملا کر پڑھنا ہو تو یہ فتحہ سادہ فتحہ کے طور پر ہی پڑھی جائے گی۔ ۸۔ آخر میں حرفِ مد ہو، فتحہ اشباعیہ ہو یا ساکن حرف ہو تو وقف کی صورت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

درج ذیل مقامات پر وقف کرتے ہوئے آخر کو ساکن کر دیتے ہیں۔

۱۔ آخری حرف پر فتحہ، کسرہ، ضمہ ہو تو اسے ساکن کر دیتے ہیں۔

وَالِدَتُكَ ٥ رُسُلِ ٥ بِالْقِسْطِ م صٰدِقِيْنَ ٥

فِيْهِ ج يُنْفِقُوْنَ ٥ زَوْجَيْنِ ط شُهَدَآءُ ط

عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِيَّايَ ط هُوَ م فَنَسِيَ ٥

نوٹ: "و، ي" متحرک سے پہلا حرف بھی متحرک ہو تو یہ وقف کی صورت میں حروفِ مدہ کے طور پر پڑھی جاتی ہیں انکی حرکت ختم ہو جائے گی اور پچھلی آواز لمبی ادا ہوگی۔

۲۔ آخر میں "کسرہ" والی یا "ضمہ" والی تنوین ہو تو اسے ساکن کر دیتے ہیں۔

لَهَبٍ ط حَافِظٌ ٥ شَانٍ ٥ عَظِيْمٌ م شَيْءٍ ج

لَهْوٌ ط بَرْقٌ ج مُلْكٌ م

۳۔ آخری حرف پر کسرہ اشباعیہ یا ضمہ اشباعیہ ہو تو اسے سکون میں بدل دیتے ہیں۔

غَيْرِهٖ ٥ دَلْوَهٗ ٥ بِاِذْنِهٖ ط حَمِدَهٗ م

۴۔ حرفِ مشدد پر وقف کرتے ہوئے اسکی حرکت ختم ہوگی۔ مگر تشدید ظاہر کرنے کیلئے آواز کو ذرا کھینچیں "تا حرف جو دو چند ہے، دو چند ہی پڑھا جائے۔

تَبَّ ط فِيْهِنَّ ط جَآنٌّ ج ٥ اَمَرَّ ٥ مُسْتَقَرٌّ ٥

۵۔ "ۃ" پر وقف کی صورت میں اسے "ہْ" ساکن بنا دیتے ہیں۔

قُوَّۃً ط (قُوَّہْ) ثَمٰنِیَۃٌ ○ تُقٰۃً ط

۶۔ فتحہ والی تنوین پر وقف کرنا ہو تو نونِ تنوین کو الف بنا کر پڑھیں گے۔

رَقِیْبًا ○ (رَقِیْبَا) ضُحًی ○ مُصَلًّی ○ نِسَآءً ج

نِدَآءً ط بِنَآءً ص سَوَآءً ط

۷۔ لفظ جس کے آخر میں "ی" کسی علامت کے بغیر ہو اور اس سے پچھلے حرف پر سادہ فتحہ (َ) ہو تو اس لفظ پر وقف کی صورت میں یہ سادہ فتحہ، فتحہ اشباعیہ کے طور پر پڑھی جائے گی۔ جیسے

اَعْلَی ○ = اَعْلٰی ، اَشْقَی ○ = اَشْقٰی

۸۔ آخر میں الف ہو، فتحہ اشباعیہ ہو یا ساکن حرف ہو تو وقف کی صورت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

اَبٰی ○ زَكَرِيَّا ○ قَوَارِيْرَا ○ كُوِّرَتْ ○ تَنْهَرْ ○

فَحَدِّثْ ○ ذِكْرٰی ○

اکتیسواں سبق

(ہمزہ وصلی)

عربی الفاظ کے شروع میں بعض اوقات الف ہوتا ہے۔ اگر لفظ علیحدہ پڑھنا ہو تو شروع کا الف ہمزہ کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو یہ الف ساقط ہو جاتا ہے، اس ساقط ہونیوالے الف کو ہمزہ وصلی (ملانے والا ہمزہ) کہتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمزہ وصلی کے ساتھ لفظ کو پڑھنا ہو تو اس پر کونسی حرکت آئے گی۔

ا ۔ اگر تو لفظ کے شروع میں " ا ل " زائد آیا ہو جیسے کِتَابٌ سے اَلْکِتَابُ رَحْمَانٌ سے اَلرَّحْمَانُ تو اس ہمزہ وصلی کو فتحہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسا کہ ان مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہے۔ اَلَّذِيْ ، اَلَّذِيْنَ ، اَلَّتِيْ وغیرہ کے شروع میں بھی ہمزہ وصلی ہے اور یہ فتحہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ب ۔ اگر لفظ کے شروع میں صرف " ا " ہو تو پھر اس سے تیسرے حرف کی حرکت دیکھیں۔ اگر تو تیسرے حرف کی حرکت ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ کے ساتھ پڑھیں۔ جیسے اذْكُرْ سے اُذْكُرْ ۔ اگر الف سے تیسرے حرف کی حرکت فتحہ یا کسرہ ہو تو دونوں صورتوں میں ہمزہ وصلی یعنی شروع کے الف کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے افْتَحْ سے اِفْتَحْ ، اغْفِرْ سے اِغْفِرْ ، اسْتِغْفَار سے اِسْتِغْفَار

نوٹ : یہ قاعدہ عربی نہ جاننے والوں کیلئے ہے، کبھی اس قاعدہ سے ہٹ کر بھی ہمزہ وصلی پر حرکت آسکتی ہے مثلاً اسْمٌ لفظ اِسْمٌ ہے۔ امْرُؤٌ لفظ اِمْرُؤٌ ہے۔ ابْنُوْا لفظ اِبْنُوْا پڑھا جائے گا وغیرہ۔

مشق

ا ۔ درج ذیل عبارت میں جو جو لفظ " ا ل " کے ساتھ ہے اسکو ہمزہ وصلی کے ساتھ پڑھنے کی مشق کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۔ هُدًى

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ۔

ب ۔ درج ذیل عبارت میں جو لفظ الف کے ساتھ شروع ہوتا ہے اسکے ہمزہ وصلی کو اوپر "ب" جزو میں بتائے گئے طریق پر پڑھنے کی مشق کریں۔

قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۔ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ ۔

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۔ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ ۔

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۔ فَادْخُلِيْ

فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۔

تینتیسواں سبق

(تنوین کا ہمزہ وصلی کے ساتھ پڑھنا)

ا ۔ تنوین والے لفظ کو اس کے بعد والے ہمزہ وصلی (الف سے شروع ہونے والے لفظ) کے ساتھ پڑھنا ہو تو تنوین کے نون کو ظاہر کرنے کیلئے اسے نون مکسور (نِ) کی صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً اَحَدٌ اللّٰهُ سے اَحَدُ نِ اللّٰهُ ۔ قَدِيْرٌ

اَلَّذِيْ سے قَدِيْرُ اِۨلَّذِيْ ۔ مُّرِيْبِ اَلَّذِيْ سے مُّرِيْبِ اِۨلَّذِيْ ۔ جیسے کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے تنوین کے نون کو نون مکسور (کسرہ والا) کے طور پر مابعد ہمزہ وصلی کی جگہ پڑھا جاتا ہے ۔

ب ۔ قرآن مجید کی بعض طباعتوں میں تنوین کے نون کو مابعد ہمزہ وصلی کے نیچے لکھا ہوتا ہے ۔ آپ کسی وجہ سے تنوین والے لفظ پر رکتے ہیں تو تنوین کا نون واپس اپنے لفظ پر آجائے گا اور مابعد لفظ اپنے ہمزہ وصلی کے ساتھ پڑھا جائے گا ۔ مثلاً

عَرْضَاۨ ۙ اِۨلَّذِيْنَ ، یہ اصل میں عَرْضًا ۙ الَّذِيْنَ ہے ۔ آپ سبق ۳۰ میں پڑھ آئے ہیں کہ فتحہ والی تنوین پر وقف کرتے ہوئے تنوین کے نون کو الف کی صورت میں پڑھا جاتا ہے ۔ چنانچہ عَرْضًا ۙ پر وقف کا قاعدہ استعمال کرتے ہوئے عَرْضَا پڑھیں گے ۔ آگے ہمزہ وصلی فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے گا اَلَّذِيْنَ ۔ اسی طرح

شِيَبَاۨ ۗ اِۨلسَّمَآءُ اصل میں شِيَبًا ۗ السَّمَآءُ ہے ۔ وقف کی صورت میں شِيَبَا ۗ اَلسَّمَآءُ ہوگا ۔

مشق

ا ۔ علامت " ۙ " پر بغیر وقف کئے ملا کر پڑھیں ۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ اۨلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ اۨلَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝

نوٹ : ہمزہ وصلی یعنی لفظ کے شروع میں الف کے اوپر علامت " ص " صاد کی علامت ہے جو بتاتی ہے کہ یہ ہمزہ وصلی ہے۔ اس ہمزہ کو پڑھنے کیلئے موقعہ کے مطابق حرکت دے کر پڑھیں گے۔

ب ۔ علامتِ آیت " ۝ " پر وقف کرکے پڑھیں۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ

اِۨلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ

وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ

اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ۖ

اِۨلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝ۙ اِۨلَّذِيْ جَعَلَ مَعَ

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۔

ج ۔ خط کشیدہ الفاظ کو اکٹھا پڑھیں۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ

خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ط

تینتیسواں سبق (فتحہ کے بعد الف زائد)

قرآن مجید کی عبارت میں دو موقعے ایسے ہوتے ہیں کہ مفتوح (یعنی فتحہ والے) حرف کے بعد الف لکھا ہوتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا۔

ا ۔ لفظ " اَنَا " اس کے معنے ہیں " میں " اس کا تلفظ " اَنَ " ہے۔

ب ۔ تنوین سے بدلے ہوئے نون (نِ) سے پہلے اگر الف ہو تو اس نون کو ظاہراً پڑھنے کی صورت میں اس سے پہلے والا الف نہیں پڑھا جائے گا ۔ مثلاً شَيْـئًا اِتَّخَذَ دونوں الفاظ کو اکٹھا پڑھیں تو شَيْـئَنِ اتَّخَذَ پڑھا جائے گا۔

اگر تنوین سے بدلے ہوئے نون (نِ) سے پہلے والے لفظ کو علیحدہ پڑھنا ہو تو یہ نون واپس اپنے لفظ پر چلا جائے گا جیسا کہ آپ تیسویں سبق میں پڑھ آئے ہیں مثلاً نُفُوْرًا ۞ اِسْتِكْبَارًا سے وقف کی صورت میں نُفُوْرًا ۞ اِسْتِكْبَارًا پڑھا جائے گا۔

نوٹ : یہ آپ کو معلوم ہوگا کہ فتحہ والی تنوین پر وقف کریں تو تنوین کا نون الف کی صورت میں پڑھا جاتا ہے لہذا نُفُوْرًا سے نُفُوْرَا پڑھا جائے گا۔

مشق

ا ۔ درج ذیل آیات میں خط کشیدہ لفظ کو اوپر جزو " ا " میں دی گئی وضاحت کے مطابق پڑھیں۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۔

ب ۔ درج ذیل عبارت میں علامتِ آیت پر ایک مرتبہ وقف کر کے اور دوسری مرتبہ بغیر وقف کے پڑھیں۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ ۔

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۗ ۖ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۙ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ ۔

چونتیسواں سبق (وقف، وقفہ، سکتہ اور امالہ)

وقف : وقف رکنے کو کہتے ہیں اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ آپ تلاوت کرتے ہوئے کسی کلمہ پر اتنی دیر کیلئے آواز روکیں جس میں کہ عادۃً انسان سانس لے سکے اور وقف کے بعد قراءت جاری رکھنے کا ارادہ ہو۔

وقفہ اور سکتہ یہ ہے کہ پڑھتے ہوئے توقف کریں مگر سانس نہ لیں۔ توقف قدرے زیادہ ہو تو وقفہ ہوتا ہے، توقف کم ہو تو سکتہ۔ گویا وقفہ، وقف کے اور سکتہ ملا کر پڑھنے کے قریب ہے۔

وقفہ اور سکتہ کی طرزِ ادا کے ذریعہ ایک خاص کیفیت کا اظہار مقصود ہوتا ہے کہیں یہ لجاجت کے اظہار کیلئے ہوتا ہے۔ کہیں اضطراب کی کیفیت کیلئے اور کبھی گزشتہ منفی

مفہوم سے مبرّا کیفیت کو مثبت رنگ میں نمایاں بیان کرنے کیلئے۔ مثلاً
وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ٥ سكتة قَيِّمًا ترجمہ: اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی پیچ سے معمور اور صحیح رہنمائی کرنے والی (ہے)۔ گویا عِوَجًا سے نقائص سے بریت اور قَيِّمًا خوبیوں سے معموریت کا ذکر فرمایا۔ لہٰذا عِوَجًا پر پورا وقف کرنے کی بجائے تھوڑا توقف کرکے قَيِّمًا کو اس کے ساتھ پڑھنے سے یہ کیفیت بنتی ہے۔

جس لفظ پر وقفہ یا سکتہ ہوگا، آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اس پر وقف کے احکام جاری ہوں گے۔

وقف اور وقفہ کی مشق

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ
نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفہ
وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥ (البقرة)

وقف اور سکتہ کی مشق

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝

وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا

فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ سكتہ

رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ

بِالسَّاقِ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۣالْمَسَاقُ ۝ (القیامۃ)

امالہ : امالہ کے لفظی معنی مائل کرنے کے ہیں۔ قراءت میں امالہ سے مراد فتحہ کو کسرہ کی طرف اور الف کو ي کی طرف مائل کرکے پڑھنا ہے۔ الف کو ي کی طرف مائل کرکے پڑھنے کی مثال درج ذیل ہے۔

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا[1] وَمُرْسٰىهَا

اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (ہود)

---

[1] یہاں "ر" کی کسرہ اشباعیہ کو یائے مجہول کی طرح پڑھنا ہے۔ چنانچہ مَجْرِیهَا کی بجائے مَجْرےهَا پڑھیں گے۔

نوٹ : مَجْرٖىهَا اصل میں مَجْرٰىهَا یعنی "ر" کی فتحہ کے ساتھ ہے اور قرآن مجید کے بعض عرب چھاپوں میں مَجْرٰىهَا ہی لکھا جاتا ہے مگر اس کے ساتھ یہ نوٹ دیا ہوتا ہے

تتمہ

۱۔ تلاوت میں سلاست، روانی، ترنم اور آواز بنا کر پڑھنے کیلئے جن امور کی ضرورت ہے پچھلے اسباق میں بڑی وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ حروفِ مدہ اور انکی قائمقام حرکات کو مناسب لمبا کرنا، جہاں علامتِ مد آجائے وہاں مزید لمبا کر کے پڑھنا۔ مشدد حروف کو مضبوطی سے یعنی ان پر آواز قدرے ٹھہراتے ہوئے پڑھنا۔ ساکن حرف یا مشدد حرف کو اسکی حرکت پڑھنے سے پہلے جہاں لمبا ہونا چاہیئے وہاں لمبا کر کے پڑھنا۔ اگر ان چیزوں کی اچھی طرح مشق کر لی گئی ہو تو روانی، آسانی اور خوش الحانی سے تلاوت کی جا سکتی ہے۔

۲۔ تسلسل اور روانی کیلئے یہ بات یاد رکھیں کہ جہاں لمبا کرنا ہو وہاں لمبا کرنے کے بعد آواز ٹوٹنی نہیں چاہیئے علامتِ مد والے حرف کو لمبا کرنے کے بعد اکثر لوگ آواز توڑ دیتے ہیں۔ اور پھر اگلا حصہ پڑھتے ہیں، اس میں اگر دقت ہو تو پچھلے اسباق میں مزید محنت کی ضرورت ہے لمبا کرنے کے بعد آواز ٹوٹنی نہیں چاہیئے۔ ورنہ ظاہر ہے تسلسل نہیں رہے گا اور تلاوت میں روانی نہیں آئے گی

۳۔ تلاوت میں اس امر کا اہتمام کریں کہ جہاں علامتِ وقف ہو وہاں ضرور وقف کریں۔ وقف کی صورت میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں تیسویں سبق میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب تبدیلی کے ساتھ وقف کریں۔

۴۔ اگر بغیر علامتِ وقف کے بھی رُکنا پڑے تو بھی وقف کے قواعد کے مطابق مناسب تبدیلی کے ساتھ وقف کریں اور پھر دوبارہ پیچھے سے ملا کر پڑھیں۔

۵۔ علامتِ وقف کے بغیر اگر رُکنا پڑے تو جہاں لفظ ختم ہوتا ہے وہیں رکیں۔ لفظ کے درمیان میں آدھا لفظ پڑھ کر نہ رکیں، دوبارہ شروع کرتے وقت بھی خیال رکھیں کہ جس طرح لفظ ہے اسی طرح پڑھیں، اپنے پاس سے کمی بیشی نہ کریں۔ مثلاً یہ آیت پڑھتے ہوئے "

امالہ: کہ فتحہ کو کسرہ کی طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل کر کے پڑھا جائے۔ اور اس مائل کر کے پڑھنے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے "ر" کے نیچے "ہ" علامت لگاتے ہیں یعنی لفظ اس طرح لکھا ہوا ملے گا مَجْرٖىهَا۔ اور پڑھنے میں "ر" کو یائے مجہول کی طرح "رے" کر کے پڑھیں گے۔

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ آپ اَلْمُؤْمِنُ پر رکیں تو پہلے یہ اہتمام ہو کہ آپ اَلْمُؤْمِنُ پر ٹھہریں گے نہ کہ اَلْمُؤْمِنُ کا اَلْ پڑھ کر (یعنی اَلسَّلٰمُ اَلْ کہہ کر) رک جائیں۔ اسی طرح جب آگے چلنا ہے تو بھی پورے لفظ کو شروع سے پڑھنا ہے سَلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ نہیں پڑھنا' چونکہ "ال" سَلٰمُ کے لفظ کا حصہ ہے اس لئے "و" کو فتحہ دیتے ہوئے اَلسَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ پڑھیں گے۔

۶۔ سکتہ اور وقفہ : صوتی حسن وجمال کا تقاضا یہ ہے کہ آواز صاف ہو اور آواز میں روانی اور تسلسل ہو۔ آواز ٹوٹتی ہو تو اس سے خوبصورتی متاثر ہوتی ہے۔ لہذا آیت کا ایک حصہ پڑھتے ہوئے ضروری ہے کہ جب تک وقف کرنا مقصود نہ ہو آواز میں تسلسل رہے۔ لیکن قرآن کریم پڑھتے ہوئے ہم نے صرف آواز پر ہی زور نہیں دینا بلکہ مفہوم کے مطابق پڑھنا اصل مقصد ہے۔ اور آواز میں روانی پیدا کرنے کی ہماری کوشش بھی اصل میں اسی مقصد کیلئے ہے کہ جس طرح ہم اپنی زبان میں ایک جملہ تسلسل سے بولتے ہیں درمیان میں زبان لڑکھڑائے یا آواز ٹوٹے تو وہ گفتگو کو بھونڈا بنا دیتی ہے۔ تاہم قرآن کریم کی جو زبان ہے اس میں بعض اوقات مفہوم کو نمایاں کرنے کیلئے جملے کے دوران تھوڑا سا توقف کرتے ہیں مگر سانس نہیں توڑتے اس کو سکتہ کہتے ہیں جیسے قِيْلَ مَنْ سکتہ رَاقٍ ہے قاعدہ کے مطابق اسے مَنْ رَاقٍ (مَرَّاقٍ) پڑھا جانا چاہئے تھا جیسے مِنْ + رَّبِّهِمْ کو ہم مِرَّبِّهِمْ پڑھتے ہیں۔ لیکن یہاں چونکہ مَنْ پر تھوڑا سا توقف کرنے یعنی معمولی سا ٹھہرنے سے مفہوم واضح ہوتا ہے اور اسکا حسن دوبالا ہوتا ہے اس لئے مَنْ کی "م" کو "راقٍ" کی "ر" سے ملانے کی بجائے مَنْ ہی پڑھیں گے اور سانس توڑے بغیر ذرا سا توقف کرتے ہوئے اگلا لفظ رَاقٍ پڑھیں گے۔ اس معمولی سے توقف کو سکتہ کہتے ہیں۔

۷۔ وقفہ : سکتہ طویلہ کی علامت ہے یعنی یہاں قدرے زیادہ توقف کرنا ہوتا ہے مگر سانس نہیں توڑا جاتا جیسے وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ اس کو اگر تسلسل سے پڑھتے جائیں تو جملے کی بناوٹ اور مفہوم کا حسن قائم نہیں رہتا۔ لہذا وَاعْفُ عَنَّا پڑھ کر آواز بند ہو مگر سانس نہ ٹوٹے ورنہ وقف ہو جائے گا جس سے پھر حسنِ مفہوم

متاثر ہوگا۔

قارئین وقفہ اور سکتہ کے ساتھ پڑھنے سے سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن پاک کے مفہوم و مطالب کو قائم رکھنے کیلئے روانی اور تسلسل کے ساتھ پڑھنا کتنا اہم اور ضروری ہے اگر ہم تلاوت کرتے ہوئے جابجا آواز توڑیں گے اور سکتہ اور وقفہ والی کیفیت پیدا کریں گے تو کلام اللہ کا صوتی حسن متاثر ہوگا۔

تلاوت کے چار مختلف انداز (تحقیق، حدر، تدویر، ترتیل)

تحقیق : تحقیق کے لفظی معنی ہیں کسی کام کو کما حقہٗ بجالانے کی کوشش کو اس طور سے انتہاء تک پہنچادینا کہ اس کام کو کرتے ہوئے نہ افراط برتا جائے نہ تفریط سرزد ہو۔

ماہرین علم تجوید کے ہاں تجوید کے قواعد کے استعمال میں غلو سے بچنے، اسی طرح ان قواعد کے بارہ میں بے اعتنائی روا نہ رکھ کر تلاوت کرنے کا نام تحقیق ہے۔

حدر : یہ لفظ حُدُور سے ہے جس کے معنی ھُبُوط یعنی اوپر سے نیچے آنے کے ہیں ماہرین تجوید کے ہاں قرارت کے قواعد کو ملحوظ رکھتے، سرعت وروانی کے ساتھ پڑھنے کا نام حدور ہے۔

تدویر : تحقیق و حدر کے بین بین پڑھنے کو تدویر کہتے ہیں۔ جیسے کہ بالعموم نماز میں قرارت ہوتی ہے۔

ترتیل : ٹھہر ٹھہر کر، سمجھ کر، بغیر عجلت کے روانی سے پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں۔ ماہرین فن کے نزدیک تحقیق کا انداز قواعد کی مشق کیلئے اور ترتیل تدبر، غور اور استنباط کیلئے ہے۔

خاکسار کی رائے میں تلاوت کرنے والے کا مطمح نظر ترتیل ہی ہونا چاہئیے۔ کیونکہ قرآن مجید میں جہاں ترتیل کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کا ارشاد ملتا ہے وہاں مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تہجد کے نوافل کا ذکر ہے۔ اس سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ ترتیل سے مراد محض گاکر پڑھنا نہیں بلکہ خوبصورتی سے رواں پڑھنے کے ساتھ ساتھ تلاوت میں غور وفکر کو بھی کام میں لانا ترتیل ہے۔ چنانچہ عربی لغت میں ترتیل

کے ایک معنی خَفْضُ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِرَاءَتِ کے لکھے ہیں یعنی قراءت میں آواز کو دھیما رکھنا اور یہ کیفیت تہجد کے عین موافق ہے۔ لہٰذا ایک قاری کا مطمعِ نظر خوش الحانی سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ کلامِ الٰہی سے معرفت حاصل کرنا بھی ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے عربی الفاظ اور عربی جملوں کی بناوٹ و ترکیب سے واقفیت ضروری ہے تاکہ ترجمہ کے بغیر عربی عبارت کے مضمون کی طرف توجہ مرکوز ہو جائے۔ یہ ملکہ پیدا کرنے کیلئے قرآنِ مجید کی عربی کے اسباق پر مشتمل تقریباً سو صفحات کی مختصر کتاب مرتب کی گئی ہے جو الطریق الیٰ تدبر القراٰن المجید کے نام سے جس کا اردو نام اسلوب فہم قرآن ہے، طبع ہو چکی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہ

آداب تلاوت

کلام اللہ کے تقدس واحترام کا تقاضا ہے کہ اسے پاک صاف ہو کر پاکیزہ و پرسکون ماحول میں پڑھا جائے پھر تعوذ و تسمیہ پڑھ کر ذہنی و فکری پاکیزگی و بالیدگی حاصل کی جائے نیز تلاوت کے دوران مضمون کو اپنے پروارد کرتے ہوئے آیت رحمت پر توقف کر کے رحمت طلب کی جائے اور آیت عذاب پر توقف کر کے اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوا جائے۔

قرآن مجید میں بعض مقامات پر مضمون کے اعتبار سے مخصوص کلمات دہرائے جاتے ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

آیت: غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْن

جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہو گئے   جواب: آمین

آیت: فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ (سورۃ الاعراف آیت 186 المرسلات آیت 51)

پھر وہ اس کھلی بات کے بعد کس بات کے ذریعہ ایمان لائیں گے؟

جواب: اٰمَنَّا بِاللّٰہ   ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں

آیت: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ (سورۃ الواقعہ آیت 75-97 سورۃ المعارج آیت 53)

پس تو اپنے عظمت والے رب کے نام کے ذریعے سے اس کی پاکیزگی بیان کر

جواب: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ   پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا

آیت: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (سورۃ الرحمٰن)

پھر بتاؤ تو سہی کہ تم دونوں اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے

جواب: لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے پس حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے

آیت: فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ (سورۃ الملک آیت 31)

تو بہنے والا پانی تمہارے لئے خدا کے سوا کون لائے گا

جواب: اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ   اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

آیت: اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ َۧ الْمَوْتٰى (سورۃ القیامۃ آیت 41)

کیا یہ خدا اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو پھر زندہ کردے

جواب: بَلٰی   کیوں نہیں

آیت: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (سورۃ الاعلیٰ آیت 2)

اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کا بے عیب ہونا بیان کر

جواب: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى   پاک ہے میرا رب بلند شان والا

آیت: ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (سورۃ الغاشیہ آیت 27)

پھر ان سے حساب لینا بھی یقیناً ہمارا ہی کام ہے

جواب: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَّسِيْرًا   اے ہمارے اللہ ہمارا محاسبہ آسان کرنا

آیت: اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ (سورۃ التین آیت 8)

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں

جواب: بَلٰى وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ

کیوں نہیں اور میں تو اس امر پر گواہوں میں سے ہوں

آیت: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ (سورۃ النصر)

اس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں مشغول ہو جائیو اور استغفار میں لگ جائیو

جواب: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

اے میرے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے رب اور تعریف تیرے ہی لئے ہے اے اللہ میری مغفرت فرما

سجدہ تلاوت کی عمومی دعا:

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ رُوْحِيْ وَ جَسَدِيْ وَ جَنَانِيْ

اے میرے اللہ میری روح میرا جسم اور میرا دل تیرے حضور سجدہ ریز ہے

قرآن مجید سے حقیقی طور پر فیض پانے کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً۔ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَ عَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ وَ اٰنَاۤءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اے میرے اللہ مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا

اے خدا جو کچھ میں قرآن مجید سے بھول جاؤں وہ مجھے یاد دلا دے اور جو مجھے نہیں آتا وہ مجھے سکھا دے اور

اے رب العالمین اسے میرے فائدے کے لئے حجت کے طور پر بنا دے